بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 7/اپریل 2006 بمطابق ۸ ربیع الاوّل 1427 ہجری بروز جمعہ بوقت صبح دس بجکر پچپن منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ عبدالمالک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَھۡوَآءَھُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ج فَمَنۡ یَّھۡدِیۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰہُ ط وَمَا لَھُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ o

فَاَقِمۡ وَجۡھَکَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ط فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡھَا ط لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰہِ

ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ق وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ ط

(سورة الروم آیت نمبر۲۹-۳۰)

ترجمہ: مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں تو جس کو خُدا گمراہ کرے اُسے کون ہدایت دے سکتا ہے اور اُن کا کوئی مددگار نہیں۔تم یکسر ہو کر دین حق کی طرف اپنا رخ رکھو۔قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی یہی بالکل سیدھا اور درست دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جی زیارتوال صاحب اپنا سوال نمبر 944 دریافت کریں۔

☆**944** عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:

کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسلم باغ ضلع قلعہ سیف اللہ میں magnesite پایا جاتا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مسلم باغ میں magnesite کا کل کسقدر ذخیرہ موجود ہے؟ کیا حکومت magnesite نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو سالانہ کسقدر magnesite نکالا جائیگا۔نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے مسلم باغ ضلع قلعہ سیف اللہ میں magnesite وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔

(ب) ذخیرہ کی صحیح مقدار اب تک معلوم نہیں ہے حال ہی میں محکمہ معدنیات میں exporation division قائم کیا گیا ہے اور آئندہ چند سالوں میں میگنا سائیٹ پر کام کیا جائے گا تاہم magnesite کی کانکی میں عرصہ دراز سے پرائیویٹ لوگ مصروف عمل ہیں۔اور پیداوار مارکیٹ میں magnesite کی طلب پر منحصر ہے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! magnesite کی یہاں پر بات ہے جو کہ ایک اہم دھات ہے اور ہمارے قلعہ سیف اللہ اور مسلم باغ میں وافر مقدار میں موجود ہے انہوں نے لکھا ہے کہ پرائیوٹ لوگ اس میں مصروف عمل ہیں پرائیویٹ لوگوں کا یہاں ذکر نہیں ہے کہ کس کو الاٹ ہوا ہے کہاں کہاں الاٹ ہوا ہے کتنا الاٹ ہوا ہے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جناب اسپیکر صاحب! سوال میں نہیں پوچھا گیا ہے کہ پرائیویٹ کمپنی کونسی کمپنیاں ہیں ان کے نام پھر ہم دیدیتے تو ان دو پرائیویٹ کمپنی Already کام کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ مسلم باغ ضلع قلعہ سیف اللہ میں اتنا magnesite وافر مقدار میں پایا جاتا ہے اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مسلم باغ میں magnesite کا کل کس قدر ذخیرہ موجود ہے اور حکومت magnesite نکالنے کا ارداہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو سالانہ کس قدر magnesite نکالا جائیگا اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے زیارتوال صاحب سوال میں آپ نے یہ نہیں پوچھا ہے کہ کون کونسی کمپنیاں ہیں یا کون کون لوگ ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب میں نے تو پوچھا ہے کہ کتنا magnesite نکالا جاتا ہے ابھی سوال کررہا ہوں انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ لوگ نکال رہے ہیں کون نکال رہے ہیں میں تو یہ پوچھ رہا ہوں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): یہ دو کمپنیاں جو ہیں سالانہ تقریباً 1585 ٹن نکال رہا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: کمپنیوں کا نام معلوم ہے آپ کو۔بس چھوڑیں ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: بس چھوڑیں ٹھیک ہے۔اگلا سوال نمبر پکاریں۔

☆945 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:

کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایم ڈی سی شاہرگ سے سالانہ 0.12 ملین ٹن کوئلہ نکالا ہے۔جبکہ پی ایم ڈی سی کول مائینز کیلئے باقاعدہ کوئی میٹل روڈ نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شاہرگ un explore ایریا کیلئے کروڑوں روپے کی روڈ منظور کی گئی ہے؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے۔تو شاہرگ سے un explore ایریا کیلئے کروڑوں روپے کے عوض روڈ تعمیر کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔تفصیل دی جائے؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):

(الف) یہ درست ہے پی ایم ڈی سی شاہرگ سے سالانہ اوسط 0.100 ملین (ایک لاکھ ٹن) کوئلہ نکالا جاتا ہے اور یہ بھی درست ہے۔کہ پی ایم ڈی سی کول مائینز کے لئے باقاعدہ میٹل روڈ موجود نہیں ہے۔

اس سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ شاہرگ کول کو میٹل روڈ ترجیحی بنیاد پر فراہم کرنے کے لئے سالانہ پی ایس ڈی پی میں اسکیم شامل کی گئی تھی اور اُمید ہے کہ اس پر جلد عمل درآمد ہوگا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ شاہرگ کے گردنواح میں کافی عرصے سے کول مائننگ ہو رہی ہے۔

(ج) شاہرگ کول فیلڈ ایک وسیع علاقے پر پھیلا ہوا ہے کول جن چٹانوں میں پایا جاتا ہے وہ چٹانیں کھوسٹ شاہرگ وہرنائی اور پیر اسماعیل زیارت تک کے علاقے میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان علاقوں میں کول کی مائننگ عرصہ دراز سے جاری ہے ان علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر محکمہ معدنیات کی اولین ترجیح ہے اور رہے گی۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! اس میں جو سوال میں نے پوچھا ہے اگر آپ اس کو دیکھ لیں گے تو

وہ یہ ہے کہ un explore ایریا کے لئے روڈ بن رہی ہے اور جب کہ پی ایم ڈی سی کے علاوہ شاہرگ سے لاکھوں ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے وہاں روڈ نہیں ہے جبکہ un explore ایریا کے لئے قانون یہ ہے جناب اسپیکر! اگر آپ کہیں گے تو پھر میں پڑھ کر سناتا ہوں قانون یہ ہے کہ un explore ایریا کے لئے روڈ بنانا اس کو explore کرنا ہے جس کو الاٹ ہوا ہے یہ اس کی ڈیوٹی ہے لیکن جناب اسپیکر! چونکہ ہمارے ایک سیکرٹری صاحب نے وہاں ان کے خاندان نے الاٹمنٹ کی ہے تو بجائے اس کے کہ explore ایریا کے لئے روڈ بناتا تو انہوں نے اس ایریا کے لئے un explore کے لئے روڈ کی منظوری دی ہے تو میرا یہاں پر سوال یہ ہے جناب! کہ un explore area ہے یہ اگر کہتا ہے کہ یہ explore ہے شاہرگ تا وایا گمبتی نارواڑ تو مجھے بتائے کہ وہ جو وہاں پر الاٹمنٹ ہے اس سے کتنا کوئلہ نکالا جاتا ہے اور آپ کو کتنا ٹیکس جمع کرایا ہے کتنی رائلٹی ایم ایم ڈی کو جمع کروائی ہے۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جناب اسپیکر صاحب! یہ un explore روڈ نہیں ہے یہاں یہ مارواڑ سے شاہرگ تک براستہ گمبتی ہے تو زیارتوال صاحب وہ un explore کا بولتے ہیں البتہ شاہرگ میں جو کوئلہ وافر مقدار میں پایا جاتا ہے اور کول ذخیرہ جو ہے اسی علاقے پر موجود ہے اور حکومت کی یہ کوشش ہے کہ وہاں تک رسائی کیلئے جو روڈوں کی اول ترجیح ہے۔ (مداخلت)

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! یہ بات میں ثابت کرونگا فلور پر ذمہ وار آدمی کی حیثیت سے جہاں کے لئے روڈ بن رہی ہے اگر وہاں پر یہ explore area ہے وہاں سے کوئلہ نکالا جاتا ہے یا ان کو رائلٹی اور ٹیکس کی مد میں گورنمنٹ کو ایک بھی رسید کاٹی گئی ہے تو ٹھیک ہے آپ روڈ بنائیں اگر نہیں ہے تو un explore کے لئے آپ بنا رہے ہیں explore area کے لئے کیوں نہیں بنا رہے ہیں؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): زیارتوال صاحب یہ un explore کے لئے نہیں ہے یہ مارواڑ سے شاہرگ تک ہے شاہرگ میں already جو ہے کوئلہ نکل رہا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: نہیں نہیں یہ شاہرگ اور خوست کے درمیان ہے میری تو گزارش یہ ہے کہ آپ کمیٹی بنائیں کہ یہ روڈ کہاں پر اور کیسے بن رہی ہے آپ خود دیکھیں گے کہ حکومت کے پیسوں کا

اس طریقے سے miss use یہ تو جناب نہیں ہونا چاہیے صرف بات اتنی سی ہے یہ explore نہیں ہے اگر ہے تو میں ثابت کرونگا یہاں سے آپ کمیٹی بنائیں آپ جائیں اگر یہ explore area ہے تو بالکل جو سزا کسی بھی ملزم کی ہو وہ میرے اوپر ہو لیکن اگر explore نہیں ہے یہ تسلیم کرے کہ explore نہیں ہے بس explore area نہیں ہے جناب۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): یہ explore area ہے سر! اس میں فی الحال ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے البتہ یہ روڈ جو ہے میں بار بار معزز رکن کو دکھاتا ہوں کہ یہ مارواڑ سے شاہرگ تک ہے براستہ گمبتی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! یہ نئی روڈ ہے نیا ایریا ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا عبدالواسع صاحب، زیارتوال صاحب اور لونی صاحب کے درمیان جو بات چل رہی ہے اس کو آپ نے سنا؟

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): میرے خیال میں یہ جو روڈ بن رہی ہے وہ بھی ظاہر بات ہے کہ ایسا نہیں بن رہی ہے کوئی کام ہو رہا ہے لیکن اگر زیارتوال صاحب کے نوٹس میں اگر اس قسم کی کوئی ایریا ہو کہ وہاں ضروت ہے روڈ کا اور روڈ نہیں بن رہی ہے تو زیارتوال صاحب ان کی نشاندہی کرلیں ہم اس کو پی ایس ڈی پی میں آنے والے بجٹ میں شامل کر لیتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: نہیں وہ تو اور بات کرر ہے ہیں وہ تو منظور بھی ہوا تھا جناب اسپیکر صاحب! پی ایم ڈی سی سے لاکھوں ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے روڈ نہیں ہے ابھی واسع صاحب نے بھی وعدہ کیا کہ ہم وہاں روڈ بنائیں گے پچھلے سال کی پی ایس ڈی پی میں تھا چونکہ میں اپوزیشن میں ہوں تو نکال دیا سارے کے سارے بس وہ تو ہم پر رحمت اور نعمت ہے لیکن مائینز میں جو روڈ منظور ہوئی تھی وہ یہاں کیلئے منظور ہوئی تھی اور میں یہ ثابت کرونگا کہ یہ غلط ہے un explore area ہے اور اس کے لئے بن رہی ہے جو کہ explore area کے لئے جہاں ضروت تھی جہاں لاکھوں ٹن جس میں ہم آپ کو کوئلہ دے رہے ہیں ٹیکس دے رہے ہیں اور ہم آپ کو رائلٹی دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی یہ کہہ رہا ہے کہ جو منظور ہوا تھا۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): کیونکہ وہ بھی اس علاقے کا ہے انہوں نے دیکھا ہوگا یہ روڈ ظاہر بات

ہے کہ جب حکومت بلوچستان نے یہ منظور کیا ہے اورانہوں نے وہاں سروے وغیرہ کیے ہیں ایریا کو دیکھا نہیں ہے لیکن میں زیارتوال صاحب کو یہ کہونگا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ غیر ضروری روڈ ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ظاہر بات ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ ضروری ہو یا غیر ضروری ہو وہ پنی جگہ ٹھیک ہے لیکن جہاں سے کوئلہ نکالا جارہا ہے وہاں کے لئے روڈ ابھی تک نہیں بنی ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): یعنی نہیں بنی ہے۔

جناب اسپیکر: جہاں سے کوئلہ نہیں نکالا جارہا ہے وہاں پر روڈ بنی ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جہاں سے کوئلہ نہیں نکلتا ہے تو دوسرے مقصد کے لئے بھی کوئی استعمال ہوتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ روڈ جو بن رہی ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن جو ضرورت وہ بتاتے ہیں کہ اس سے زیادہ ضرورت مند ایک اور روڈ ہے وہ ہم ان کو یقین دہانی کراتے ہیں اور کیا کریں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: اسپیکر صاحب! زیارتول صاحب کہہ رہے ہیں کہ جہاں تیس، چالیس سال سے کوئلہ نکل رہا ہے وہاں روڈ نہیں بنی ہے جو اس کے بعد اس کو explore کرنا ہے اس کے لئے روڈ بن رہی ہے زیارتوال صاحب یہ بات کررہے ہیں جہاں پر مائننگ ہورہی ہے کوئلہ نکل رہا ہے ابھی آپ نے نیا علاقہ جو اس کو explore کرنا ہے اس کے لئے آپ نے روڈ شروع کروادی ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): پشتو (داچیری دئے زیارتوالہ داکم زائے دئی)۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: شاہرگ ٹو مارواڑ برائے گمبتی یہ خوست سے جو ابھی سڑک ،خوست اور شاہرگ کے درمیان سے بنا رہے ہیں اب تک explored نہیں بس یہ بات تسلیم کریں exlopred نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: انہوں نے تسلیم کیا کہ ابھی تک نہیں نکلا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: ابھی تک نہیں نکلا ہے ناں تو جب ابھی تک نہیں نکلا ہے تو پھر جناب یہ ہے آپ سن لیں ناں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): گزارش یہ ہے کہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے کہ ہم آدھے گھنٹے سے آپس میں بحث کررہے ہیں اگر وہاں سڑک بنے گی تو لوگ جائینگے exploration ہوگی اور زیارتوال

صاحب بھی صحیح کہہ رہے ہیں سردار صاحب بھی صحیح جہاں نہیں ہے وہاں آپ بنا دیں اور اس میں کوئی اتنی بڑی بات تو ہے نہیں کہ آدھے گھنٹے سے ہم بحث کر رہے ہیں اور جب تک سڑک نہیں ہوگی تو وہاں پر آپ پہنچو گے کیسے سردار صاحب بھی اپنی جگہ صحیح ہے زیارتوال صاحب بھی صحیح ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! mining prospecting کے لئے جناب! آپ سن لیں mining act میرے ہاتھ میں ہے کوئی تردید کرنا چاہتا ہے تو وہ تردید کریں ادھر اُدھر کی باتیں نہ ہوں بات یہ ہے کہ mining prospecting act کے تحت جہاں prospecting کے لئے آپ کو زمین الاٹ کی جاتی ہے اس کو explore کرنا اور اس کا روڈ بنانا آپ کا کام ہے انہوں نے الاٹمنٹ کی ہے exploring کے لئے اور یہاں پر چار، پانچ کروڑ روپے کی روڈ گورنمنٹ کے اس سے بنا رہے ہیں پہلے آپ explore کرینگے اس کے بعد حکومت اس میں جو بھی کرے اس میں کوئی وہ نہیں ہے یہ اچھائی ہے اس کی خلاف ورزی کرو قانون کی دھجیاں اڑاؤ یہ اچھائی ہے وہ اچھائی ہے اور جہاں سے چار لاکھ، چھ لاکھ، آٹھ لاکھ ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے اس کے لئے ایک فٹ روڈ نہیں بنی ہے یہ اچھائی ہے کتنی اچھائی ہے یا رمت کرو خدا کو مانو اگر یہ اچھائی ہے اور اس کو نظر انداز کرو جہاں سے آٹھ لاکھ ٹن نکالا جاتا ہے اور یہ اچھائی ہے وہ برائی ہے جناب! یہ تو نہیں ہونا چاہیے نہ un explored area کے لئے روڈ بنانا جس میں mining lease prospecting کے لئے لی ہے اس کا کام ہے کہ وہ بنائیں وہاں approach کریں وہاں پر اس کو explore کریں ثابت کریں کہ یہاں کوئلہ ہے اس کے بعد وہ لیز کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب آپ کھڑے ہو کر بات کریں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر صاحب! میں کیونکہ زیارتوال صاحب کا علاقہ ہے خواہ مخواہ ایک بات کو لمبا نہ کیا جائے ہم نے اس کے ساتھ یہ بات تسلیم کرلیا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اگر پہلے وہ بننا چاہیے تھا جہاں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں سوال اور ہے مولانا صاحب۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): میری بات سنیں ابھی اسطرح ہے زیارتوال صاحب بھی یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہمارا area خالص کوئلے کے لئے، بعد میں تو کوئلہ اس سے نکلے گا دوسری بات یہ ہے کہ وہاں

لوگ رہتے ہیں خالص یہ نہ ہو کہ اس سے کوئلہ نکلے گا دوسرے مقاصد کے لئے بھی روڈ استعمال ہو سکتی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ جو بن رہی ہے یہ بھی شاید یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ یہ بند کیا جائے لیکن وہ جو جس area کی وہ نشاندہی کرتا ہے کہ وہاں already کوئلہ نکل رہا ہے ان کے لئے روڈ نہیں ہے ہم بنانے کے لئے ان کے ساتھ تیار ہیں اور ان کو یقین دھانی کراتے ہیں بس۔

جناب اسپیکر:OK زیارتوال صاحب Next question No ۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: اسپیکر صاحب یہ بات نہیں ہے بات کو ادھر ادھر لے جانے کی وہ نہیں ہے un explored area کے لئے یہاں پر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں کوئی بھی روڈ منظور نہیں کر سکتا ہے میرا کہنا یہ ہے وہ عوام ہے نہیں بھئی آپ کو پتہ ہی نہیں وہاں ایک گھر ہی نہیں ہے جہاں یہ روڈ نکال رہی ہیں وہ ایک انسان نہیں ہے پہاڑ پر روڈ بنا رہے ہیں وہاں ایک انسان نہیں ہے ایک گھر نہیں ہے ایک خاندان نہیں ہے کیا بات کرتے ہو چلیں کمیٹی بنائیں وہاں جاتے ہیں کہ کون ہے وہاں پر عجیب ہے یار مذاق تو نہ کریں مذاق کی بات نہیں ہے un explored کے لئے آپ نہیں بنا سکتے ہیں بس یہ کہہ دیں کہ un explored ہے ہم نے غلطی کی ہے سیکرٹری نے اپنے اختیارات استعمال کیے ہیں ہمیں پتہ نہیں ہے، نہ کوئی آبادی ہے نہ کوئی انسان ہے وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب آپ کیا کہیں گے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: سردار صاحب غریب کو کیا پتہ ہے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جناب اسپیکر صاحب! میں نے بار بار اس کو بولا ہے کہ بابا یہ روڈ جو ہے un explore area کے لئے نہیں کہ مارواڑ سے شاہرگ تک ہے اگر شاہرگ میں کوئلہ نہیں نکل رہا ہے پھر تو یہ ٹھیک بول رہا ہے کہ یہ un explored area اگر already وہ نکل رہا ہے اور اس نے جو کمبتی کو دم سے پکڑا ہے پتہ نہیں ہے کیا ہے۔

جناب اسپیکر: ابھی آپ مطمئن ہوئیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: کس چیز سے مطمئن ہوں؟

جناب اسپیکر: یعنی شاہرگ کے لئے ہے یہ۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: بھئی اسپیکر صاحب خدا کو مانو روڈ کا نام ہے from شاہرگ براستہ

گمبتی تا ماروا ڑ،ٹھیک ہے نہ اب ناروال سے شاہرگ کیا لاتے ہو کس چیز کے لئے بنا رہے ہو آدمی وہاں نہیں ہے گھر وہاں نہیں ہے مائنیز کے لئے بنا رہے ہو روڈ مائنیز ابھی منظور ہوئی ہے مائنیز Un Expolred ہے کیسے منظور کیا گیا ہے غلط ہے یہ کام غلط ہے بس بولو Un Explored Area کے لئے بس چھوڑ دو مجھے معاف کر دو ہم نے کیا ہے غلطی کیا ہے یہ تو نہیں کہ بس کوئی ذمہدار بھی نہیں ہے Un Explored ہے جناب! اور دو مرتبہ وہاں مریوں نے اس کے ٹریکٹر اور بلڈوزر بھی جلا دیئے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر:</u> آپ نے نشاندہی کی انہوں نے نوٹ کیا اب خواہ مخواہ اس سے آذان مت کراؤ، جی Next question No۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:</u> آذان کریں تو آذان سے کیا ہے ہم بھی آذان دے سکتے ہیں، عجیب ہے یار، جناب اسپیکر Question No 946۔

☆<u>**946** عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:</u>

کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یوایم سی کول کمپنی میں مورخہ 13/اگست 2004 کے حادثہ میں فوت شدہ 15 افراد کے لواحقین کو وزیر متعلقہ کی جانب سے پچاس پچاس ہزار روپے دینے کا اعلان ہوا تھا؟

(ب) اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مرحومین کے لواحقین کو مذکورہ رقم ادا کی گئی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

<u>سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):</u>

(الف و ب) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ حادثے میں فوت شدہ 15 افراد کے لواحقین کو حکومتی سطح پر پچاس ہزار روپے فی کس دینے کی سفارش کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اور اس رقم کی ہر سطح پر بات کی گئی ہے اور ہر سطح پر لواحقین کی مدد کے لئے کوشش کی جائیگی۔

<u>جناب اسپیکر:</u> جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:</u> جناب اسپیکر صاحب! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جزو(الف) کیا یہ درست ہے کہ یوایم سی کول کمپنی مورخہ 13/اگست 2004 کے حادثہ میں فوت شدہ 15 افراد کے

لواحقین کو متعلقہ محکمہ کی جانب سے 50ہزار روپے دینے کا اعلان ہوا تھا یہ میرا question ہے جناب اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مرحومین کے لواحقین کو مذکورہ رقم ادا کی گئی ہے اگر جواب نفی میں ہے وجہ بتلائی جائے تو جواب میں کہتے ہیں کہ یہ درست نہیں بلکہ حادثہ میں فوت شدہ 15افراد کے لواحقین کو حکومتی سطح پر 50ہزار روپے فی کس دینے کی سفارش کرنے کا اعلان کیا گیا تھا اور اس رقم کی ہر سطح پر بات کی گئی ہے اور ہر سطح پر لواحقین کی مدد کے لیے کوشش کی جائے گی تو اس میں یہ ہے کہ جناب! ان کے پاس اس مد میں کروڑوں اور اربوں روپے پڑے ہوئے ہیں اور جو لوگ مر گئے ہیں ان کو معاوضہ دینا ان سے اعلان بھی کیا ہوا ہے کہ ہم نے سفارش کی ہے کس سے۔ جب آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے تو آپ کس سے سفارش کریں گے یہ کیسے لیں گے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> جی سردار صاحب۔

<u>سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):</u> محکمہ معدنیات کمپنی کی طرف سے دو لاکھ ملے ہیں اور ورکر اور ورکر بورڈ کی طرف سے ایک لاکھ ملے ہیں یعنی ایک آدمی کے لیے تین لاکھ روپے ملے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر:</u> مل گئے یعنی کس کے لیے مل گئے ہیں آپ کو یقین ہے لیکن ادھر آپ نے کیا لکھا ہے۔

<u>سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):</u> ادھر تو لواحقین کی مدد کے لئے میں نے حکومت سے یعنی وزیر اعلیٰ سے گزارش کی ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> نہیں آپ کو مل گئی۔

<u>سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):</u> میں نے سمری بھجوائی ہے ابھی اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> نہیں سردار صاحب ابھی تک ملے نہیں ہیں۔

<u>سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):</u> یہ علیحدہ ہیں سر۔

<u>جناب اسپیکر:</u> آپ ذرا سنیں یہ آپ نے سفارش کی حکومت سے یعنی آپ کے پاس اس حوالے سے کوئی فنڈ نہیں ہے؟

<u>سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):</u> نہیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:</u> تین لاکھ روپے انہوں نے دیئے ہیں ڈیپارٹمنٹ سے ویلفیئر بورڈ سے اور دو لاکھ روپے کمپنی سے یہ دونوں باتیں کمپنی والا تو بالکل غلط ہے ایک پائی بھی ابھی تک نہیں دیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ خود کہہ رہا ہے کہ کمپنی سے نہیں ملا ہے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جناب! ایک پائی بھی نہیں ملا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: سردار صاحب کمپنی کی جانب سے۔۔۔۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): یہ compensation commissioner کے پاس جمع ہو چکے ہیں ابھی پتہ نہیں ان لوگوں نے لیا ہے یا نہیں لیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! کمپنی نے ان کے لواحقین کو ایک پائی بھی نہیں دیا ہے اور ویلفیئر بورڈ کا ان کے پاس پڑے ہوئے ہونگے سفارش کی ہے تو پڑے ہوئے ہوں گے ان کو نہیں دی گئی ہیں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): تو یہ آپ compensation commissioner سے پوچھو وہاں پر پہنچ گئی ہیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب پیسے منظور ہو چکا ہے۔

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات): ہاں سر! پیسے بالکل جمع ہو چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا سردار صاحب اگر پیسے جمع ہو چکے ہیں تو کس کے پاس جمع ہیں؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): پیسے comensation commissioner کے پاس جمع ہو چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ کلیئر ہے؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): بالکل یہ کلیئر ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: اب کیا کروں بھئی۔

جناب اسپیکر: پیسے جمع ہیں ریلیز چکے ہیں منظور ہیں اب ان کو ملنے والے ہونگے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! اب آپ اس کو پڑھیں گے 13 اگست 2004 کی بات ہے۔

جناب اسپیکر: کبھی آپ کہتے ہیں ادھر پڑے ہونگے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): کمپنی سے مل چکے ہیں کمپنی نے comensation commissioner کے پاس جمع کروائے ہیں۔

جناب اسپیکر: کمپنی سے مل چکے ہیں ان لوگوں کو کب ملے گا؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): وہ تو ہمارے اختیار میں نہیں آتا ہے۔

جناب اسپیکر: ادھر تو جواب دہ آپ ہیں ابھی تو کمپنی والے ہاؤس میں نہیں آسکتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! آپ ان کو اپنے چیمبر میں بلالیں سردار صاحب بھی ہونگے ان سے بات کریں گے کہ کیوں نہیں ملا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے اعظم صاحب یہ نوٹ کریں سردار صاحب اور کمشنر کو زیارتوال صاحب ان کو کسی دن ٹائم دے دیں تاکہ یہ مسئلہ بعد میں چیمبر میں نمٹایا جائے۔اوکے اگلا سوال۔

☆947 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:

کیاوزیر معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ مائینز ومنرلز کی زیر نگرانی صوبے میں کتنے بوائز/گرلز سکول قائم ہیں۔ان سکولوں کی جائے واقع اور ہر سکول میں اسٹاف، طلباء وطالبات کی تعداد بتائی جائے؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):

(1) محکمہ مائنز منرلز کی زیر نگرانی صوبہ میں 15 سکولز قائم ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ہائی سکولز۔	3
مڈل سکولز بوائز۔	4
مڈل سکول گرلز۔	2
پرائمری سکولز۔	6

(2) سکولوں میں بچوں کی تعداد۔2053 طلباء/ طالبات:۔

نمبر شمار	جائے واقع سکول	اساتذہ ودیگر عملہ کی تعداد	تعداد طلباء/ طالبات
1	ہائی سکول ڈیگاری	28	404
2	ہائی سکول سورینج	27	269
3	ہائی سکول شاہرگ	31	401
4	مڈل سکول لیز نمبر 40 سورینج	13	64

5	مڈل سکول نواں کلی کوئٹہ	16	266
6	مڈل سکول نارواڑ	12	77
7	مڈل سکول ذردکان	12	58
8	مڈل سکول گرلز سنجدی	8	98
9	مڈل سکول گرلز شاہرگ	10	125
10	پرائمری سکول لیز نمبر 77 سورینج	3	24
11	پرائمری سکول پی ایم ڈی سی سورینج	6	65
12	پرائمری سکول لیز نمبر 92 سورینج	4	29
13	پرائمری سکول زیارت بلانوش	5	50
14	پرائمری سکول لیز نمبر 55 سورینج	4	68
15	پرائمری سکول ڈکی	5	55

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے گا۔کوئی ضمنی سوال؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! جیسا کہ وہ وہاں پر مہربانیاں کر رہے ہیں تو یہاں انہوں نے لکھا ہے ایک ہائی سکول شاہرگ میں ہے مڈل سکول گرلز شاہرگ میں ہے۔اس کے علاوہ صوبے کا سب سے بڑا ذخیرہ رکھنے والا علاقہ جو ہے بہترین کوئلہ اور بڑا ذخیرہ یہ ہرنائی کا ہے جناب! آپ دیکھ رہے ہیں صرف دو اسکول ہیں اور دعوے وہ کر رہے ہیں کہ ہم نے وہاں یہ دیا ہے وہ دیا ہے بس دو اسکول ہیں اور یہ جو گرلز سٹاف لگایا ہے وہاں اس دن سے کوئی بھی نہیں آتا ہے وہ بھی بند پڑا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اب سپلیمنٹری کیا ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: سپلیمنٹری یہ ہے انہوں نے یہ دینا نہیں ہے جہاں سے ان کو منافع مل رہا ہے۔

جناب اسپیکر: جہاں سے کوئلہ نکل رہا ہے وہاں پر سکول نہیں دیا ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: نہیں دیا ہے جناب!

جناب اسپیکر: یہی سپلیمنٹری ہے جی سردار صاحب!

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): دوسکول ہیں ایک ہائی سکول شاہرگ میں ہے اور مڈل سکول شاہرگ ہے اور پرائمری سکول بلانوش ہے یہ بھی زیارت میں ہے۔

جناب اسپیکر: ایک ہائی سکول شاہرگ۔ پرائمری سکول بلانوش۔ وغیرہ جی

محترمہ رقیہ ہاشمی: زیارتوال صاحب! جو شاہرگ کے سکولوں کی بات کرتے ہیں مجھے وہاں چار پانچ دفعہ جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہاں سکول ضرور ہے اساتذہ نہیں ہیں بچے بھی وہاں ہیں میں ذاتی طور پر خود گئی تھی لیکن وہاں اساتذہ نہیں ہیں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر ایجوکیشن سے request کروں گی کہ وہاں جو ٹیچر ہیں جن کی تعیناتی ہوئی ہے ان کی حاضری کو یقینی بنایا جائے۔

جناب اسپیکر: او کے یہ پوائنٹ آپ کا نوٹ کیا گیا۔ آپ سردار صاحب سے مل لیں۔ تو عبد الرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ صاحب تین سکول تو ہیں۔

عبد الرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: نہیں جی دو اسکول ہیں۔ یہ بلانوش پتہ نہیں کہاں پر نوش ہیں اس کا مجھے پتہ نہیں چاغی سے ہیں بس یہ بھی شاہرگ چونکہ بس برباد ہیں لہٰذا کھاتے میں ڈال تو اسکول کوئی نہیں۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): بلانوش چاغی میں ہے وہاں پر ہونا کس کے بہت سارے مائینز ہیں آپ کے بہت سارے مائنز ہیں۔

جناب اسپیکر: تو سردار صاحب اس کی جو سپلیمنٹری ہے اتنا سارا کول نکالا جاتا ہے اسکول کم ہونا چاہئے۔ ایک اسکول کی تجویز دے دیں۔

عبد الرحیم زیاتوال ایڈووکیٹ: پورے علاقے میں ان کے مائنز- بیس تیس ہزار سے زیادہ لوگ کام کرتے ہیں ان کے لئے پورے علاقے میں یہ بہت لمبا علاقہ ہے سارے کول مائینز ہیں ستر میل ہے وہاں صرف دو اسکول ہیں یہ ڈیمانڈ لیبر کے لئے ہے سکول دیں ہسپتال دیں جناب سردار صاحب سے مل لیں گے۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب آپ اپنا سوال نمبر 948 پکاریں۔

☆**948** عبد الرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:

کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ اسلام کی زیر ملکیت مائننگ انڈسٹریز کول کمپنی کی صوبہ کے مختلف علاقوں

میں مختلف ناموں سے لیزیں موجود ہیں؟

(ب)اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کول کمپنی کو قانون کے تحت کسقدر رقبہ الاٹ کیا جا سکتا ہے نیز مائننگ انڈسٹریز کول کمپنی کی کن علاقوں میں کن ناموں سے کسقدر رقبہ پر محیط لیزیں موجود ہیں نیز مچھ، ڈیگاری اور سرہ غوڑگئی کچھ میں مذکورہ کمپنی کی لیزوں کا بالترتیب علاقہ وار رقبہ کی تفصیل بھی دی جائے؟

<u>سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):</u>

(الف) شیخ اسلام مندرجہ ذیل کول کمپنی میں شراکت دار و مالک ہے۔

(1) میسرز مائننگ انڈسٹریز آف پاکستان۔ رقبہ 2091.00 ایکڑ۔کھوسٹ ضلع سبی۔

<u>حصہ داران:۔</u>

(1) شیخ محمد انعام (2) شیخ محمد اسلام (27.82%) (3) سردار علی احمد جو گیزئی

(4) عائشہ اسلام (5) شیخ محمد ذیشان۔

(6) میسرز اسلام کول مائننگ کوئٹہ۔شیخ اسلام (واحد مالک) رقبہ 1280.00 ایکڑ۔کچھ روڈ کوئٹہ

(7) میسرز عزیز کول کمپنی کوئٹہ۔شیخ محمد اسلام 20% رقبہ 826 ایکڑ۔ڈیگاری کوئٹہ۔

(ب)مذکورہ بالا لیزیں معدنی قواعد مجریہ رول 1970 سے پہلے الاٹ ہو چکی ہیں۔اور اس رولز سے پہلے رقبہ کی مقدار اور لیزوں کی تعداد کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

<u>سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):</u> جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:</u> جناب! ایسا ہے انہوں نے آپ کو خط لکھا ہے 10-5-2004 کو آپ اس کو نوٹ کر لیں انہوں نے لکھا ہے باقی کو میں چھوڑ دیتا ہوں ہمارے پاس گورنمنٹ بلوچستان کی طرف سے 3 ہزار ایکڑ رکھنے کا نوٹیفکیشن موجود ہے وہ یہ خود کہتا ہے اور مائینگ رولز میں یہ ہے کہ یہ آخری limit ہے آپ 12 سو ایکڑ رکھ سکتے ہیں تو اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انہوں نے یہ کیا ہے اور یہاں تو ایک بے ضابطگی نہیں ہے ہم بے ضابطگیوں کی ایک بہت بڑی فہرست ہے جناب اسپیکر! اور یہ شخص ہمارے صوبے میں کیا کرنا چاہ رہا ہے اور کہاں تک ہمیں پہنچا رہا ہے یہ تو میں سارے ایوان سے وہ

کرونگا اور اگر آپ جواب پڑھیں گے تو جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم جو مائینگ کی الاٹمنٹ کی ہے یہ 1970 کی ایکٹ سے پہلے ہم نے کی ہے جناب میں آپ کو ان کا نوٹیفیکیشن پڑھ کر سناتا ہوں یہ 29-6-1993 کا ہے۔

جناب اسپیکر: یعنی یہاں پر لکھا ہے کہ 1970 سے پہلے الاٹ منٹ ہو چکی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! وہ جزو (ب) میں کہہ رہا ہے آپ دیکھ لیں جو الاٹمنٹ میں نے کی ہے یہ 1970 کے ایکٹ سے پہلے کی ہے لہٰذا یہ ہم پر لاگو نہیں ہے اب میں ثابت کرونگا کہ ان پر لاگو ہے کہ نہیں۔ اور یہاں وہ کہتے ہیں کہ اسکو اتنا الاٹ ہوا ہے اور وہ خود لکھتا ہے جس کی ایک کاپی میں آپ کو دے دیتا ہوں جو لیٹر انہوں نے آپ کو لکھا تھا اس میں جناب! یہ ہے کہ 29-6-1993 کو یہ ہے جناب! Mining Industries of Pakistan (pvt) Ltd, versus Director Mineral Development ; Balochistion Quetta جناب! یہاں پر انہوں نے تاریخ لکھی ہے فیصلہ کیا ہے announce کیا ہے permission of withdrawal retain three thousand acres of the land from coal at Khoast mining industries of Pakistan (pvt) Ltd, Quetta issue of notification جناب! نیچے لکھا ہوا ہے judgement حاجی محمد اسلام owner of mining industries of Pakistan appeared and stated that the directorate of the mineral development has granted them a mining lease bearing khasra No .53/60 for 1932-97 acres at Khoast the area in question is compact block ,where in the local seems passess in between there are no other seems passing in the viccinities just to illegal mining some persons in the past allotment . تو یہ جناب! انکا لیٹر ہے اور آخر میں میں اگر میں اسکو مکمل نہیں پڑھوں جناب! یہ ٹھیک پڑھا بھی نہیں جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہائی کورٹ میں کیس جمع کیا ہوا ہے اس میں لکھا ہے In view of

Opinion that the یہ جناب! ڈائریکٹر لکھتا ہے the above I am too opinion request of the appellant is genuine it is therefore offerred that the allowed 3000 acres by the relaxation of the rules 1998 of Balochistan concession rules1970 .

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب آپ کی سپلیمنٹری تو بن گئی میں آپ کو بتاؤں کہ یہاں پر جوانہوں نے 2091 کا جواب دیا ہے رولز کے مطابق وہ 12 سو الاٹ کرسکتا ہے لیکن وہ خود کہہ رہا ہے کہ ہم نے 3ہزار الاٹ کیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:3ہزار الاٹ کیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے 1970 سے پہلے الاٹ کیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار مسعوخان لونی (وزیر معدنیات):3 ہزار ایکڑ کی سیکرٹری مائنز نے relaxation دی ہے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری مائنز کے پاس relaxation کا پاور ہے؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): ہاں ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ یہ آپ جواب تو پڑھ لیں مذکورہ بالا لیزیں معدنی قواعد مجریہ رولز 1970 سے پہلے الاٹ ہو چکی ہیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! یہاں پر آپ نے تو 1970 سے پہلے کا جواب دیا ہوا ہے کہ یہ 1970 کے رولز سے پہلے الاٹ ہوچکی ہیں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): وہ تو میرے خیال میں 2091 تک۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب وہ 1970 سے پہلے الاٹ ہوچکی ہیں اور باقی 3ہزار ایکڑ کا فرق ہے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): باقی میرے خیال میں 1000 ایکڑ ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! شیخ اسلام کے پاس جو 2ہزار ایکڑ زمین کا ذکر کریں کہ اس نے الاٹ کروائی ہے یہ بندہ پچھلے 40سال سے ایک ڈاکو کی حیثیت سے غیر الاٹ شدہ زمین پر miningاکر رہے ہیں ۔نہ اسکے پاس پیپر ہے ایک یہ دوسرا یہ بندہ اس کے پاس جتنی بھی

mining ہورہی ہے ہزارہ برادری والے کررہے ہیں یا باقی لوگ کررہے ہیں سب کی مائنز اس نے بند کروائی ہیں جناب! ہم ایک ہفتہ پہلے گئے تھے ہم نے یہ سارا ڈرامہ دیکھا ہے ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس کے پاس الاٹمنٹ نہیں ہے تو وہ پچھلے 30 سال سے کیسے mining کررہا ہے وہاں پر اور وہ خود کہہ رہا ہے کہ 3 ہزار ایکڑ میرے پاس ہیں اور اس نے لیٹر بھی لکھا ہے آپ لوگوں کو۔

جناب اسپیکر: زیارتوال! سردار صاحب کہہ رہے ہیں کہ 2 ہزار 1970 سے پہلے الاٹ ہوچکی ہے اور ایک ہزار 1970 میں الاٹ ہوچکی ہے اگر 1993 میں ایک ہزار الاٹ ہوچکی ہے تو اس میں یہ بھی ہو سکتا کہ 1200 اس وقت الاٹ ہوسکتی تھی اگر پچھلا شمار کریں تو 3 ہزار بنتا ہے وہ کہتا ہے کہ رولز کو relax کیا گیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر صاحب! آپ بات سن لیں بات یہ ہے کہ لوگ اس لیے قانون بناتے ہیں کہ اس پر عمل درآمد ہو۔

جناب اسپیکر: یہ مجھے بتایا گیا ہے کہ رول ایکٹ سے بنتا ہے وہ relax نہیں ہوسکتا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! رولز کہیں بھی relax نہیں ہوسکتا ہے یہ جناب! ایسی ہی باتیں ہیں اس کی تحقیقات کریں یہ جو ہمارے علاقے کو پورا قبضہ کیا ہوا ہے اگر آپ سوال کا جواب پڑھیں گے دوسرے میں اس نے لکھا ہے کہ میسرز اسلام کول مائننگ کوئٹہ۔ شیخ اسلام (واحد مالک) رقبہ 1280.00 ایکڑ کچھ روڈ کوئٹہ۔ اور اس کے بعد نمبر 3 پر ہے کہ میسرز عزیز کول کمپنی کوئٹہ۔ شیخ اسلام 20% رقبہ 826 ایکڑ ڈیگاری میں جناب! میں دوسری بات منسٹر موصوف صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ہرنائی میں طور غر ملز کی الاٹ ہے اور اس کے علاوہ یہ سارے ان کا سب کچھ چھپایا گیا ہے میری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ اس شخص کے لیے ڈیپارٹمنٹ یہاں تک اپنے آپ کو کیوں پہنچا رہا ہے مچھ میں ان کی دولیز ہیں گیتانی میں ہے ایک اور بھی ہے جناب! اس نے جواب میں انکا ذکر نہیں کیا ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! اس سوال میں تھوڑا سا مبہم ہے اس پر ہم ایک کمیٹی بنائیں گے آپ لوگ اس کو چیک کریں question 948 کے لیے مولانا عبدالواسع صاحب اور کچکول صاحب۔

محترمہ نسرین رحمٰن کیتھران (وزیر پاپولیشن ویلفیئر): جناب اسپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی تجویز دینا چاہتی ہوں کہ یہ مسز رقیہ ہاشمی سے concerned ہے اگر ان کو ممبر بنایا جائے تو بہتر ہوگا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: کمیٹی میں ہماری نمائندگی نہیں ہورہی ہے۔

جناب اسپیکر: اس کمیٹی میں ان کی بھی نمائندگی نہیں ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! آپ مجھے مجید خان یا زیارتوال کو کمیٹی میں لے لیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ مجھ پر چھوڑیں ایک مولانا عبدالواسع صاحب دوسرا کچکول صاحب اور تیسرا کس کو لیں؟

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): سر! اگر آپ خود ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: اسلم صاحب میں کمیٹی بناتا ہوں خود کمیٹی کا ممبر نہیں بن سکتا ہوں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب! ہم آپ کو request کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں ڈپٹی اسپیکر کو ڈال دیتے ہیں کمیٹی میں۔ کمیٹی بن گئی ایک بھوتانی صاحب دوسرا کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب اور تیسرا مولانا واسع صاحب ہیں تین رکنی کمیٹی بن گئی۔ اس سوال کے بارے میں جس کو آپ نے بلانا ہے بلائیں۔ جی رحمت علی صاحب آپ بولیں۔۔۔ (مداخلت)

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! اس میں ایک اور بھی ہو۔

جناب اسپیکر: اب کمیٹی بن گئی ہے اس کے سامنے جو کچھ بھی کہنا چاہیں۔ شفیق احمد خان اپنا سوال پکاریں۔

☆974 شفیق احمد خان:

کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 1998 میں حکومت بلوچستان کی مائننگ کمیٹی نے پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ اور اس کے محکمہ معدنیات کے ساتھ بیرائٹ مائننگ کے کاروبار بنام بی ایم ای کو ان کی ماضی میں خراب کارگردگی کے باعث مزید لائسنسوں کے اجراء کیلئے نااہل قرار دے چکا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ معدنیات نے مندرجہ ذیل خام لوہے کے وسیع ذخائر کے سابقہ لائسنس یافتگان سے لیکر پی پی ایل/بی ایم ای کو دینے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

1۔ امیر چاہ ڈسٹرکٹ چاغی	سابقہ مالکان پاکستان اسٹیل ملز 2004
2۔ مشکے چاہ ڈسٹرکٹ چاغی	سابقہ مالکان پاکستان اسٹیل ملز 2004

3۔دلبند IRON ORE ڈسٹرکٹ مستونگ سابقہ مالکان بیسراک کوئٹہ 1999

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):

جزو (الف) درست نہیں ہے۔

محکمہ ہذا کے ریکارڈ کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہے کہ بی ایم ای کی کارکردگی بیرائٹ کی کانکنی سے متعلق 1974 سے تا حال بہتر رہی ہے۔کمپنی نے رائلٹی کی مد میں ایک خطیر رقم حکومت بلوچستان کے خزانے میں جمع کرادی ہے مائنز کمیٹی نے کمپنی مذکور کی بہتر کارکردگی اوران کی درخواست جو priority کی بنیاد پر جمع کرائی گئی تھی ۔تمام کوائف کوملحوظ رکھے ہوئے خام لوہے کی لیز پہلے آنے اور پہلے پانے کی بنیاد پر الاٹ کردی تھی۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے ۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال؟

شفیق احمد خان: جناب! میں اس سوال کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔میری پہلی سپلیمنٹری اس میں یہ بنتی ہے کہ یہ کیس سپریم کورٹ میں pending تھا اس میں کیا فیصلہ ہوا ہے جزو (الف) کا ایک کیس سپریم کورٹ میں جو pending تھا اس پر سپریم کورٹ نے کیا ججمنٹ دی اس کا حوالہ بھی دیا کہ دوبارہ P&D کو اس کام کی اجازت دی۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): سپریم کورٹ نے اس کے لئے فیصلہ دے دیا ہے اس کے لئے زمین چھتیس ہزار ایکڑ چاہیئے اس کی منظوری دی ہے۔

شفیق احمد خان : چھتیس ہزار ایکڑ کی منظوری کس کو دی ہے۔جب یہ قرار دیا گیا تھا کہ یہ کام کرنے والی کمپنی نہیں ہے اس پر انہوں نے اس پر جب کورٹ میں وہ گئے اب وہ کس کے ساتھ اشتراک میں کام کر رہے ہیں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): اس کو تقریباً پینتیس ہزار ایکڑ الاٹ ہو چکا ہے اس میں سے کچھ اس نے surrender کیا اور اس نے اب تین ہزار دوسوا یکڑ رکھے۔

شفیق احمد خان: اس میں جناب! میرا وہی سوال تھا کہ سولہ لاکھ روپے کا مقروض تو تھا مقروض ہونے کے

باجوداس کو کیوں دیا۔ سپریم کورٹ نے تو کہا کہ اس سے پیسے لے کر کام کرنے کی اجازت ہو۔ یہ جواب آجائے کہ سپریم کورٹ نے کس بنیاد پر اجازت دی اور سولہ لاکھ روپے ان کو معاف کردیئے گئے۔

جناب اسپیکر: اس میں سپلمینٹری تو یہ بنتی ہے کہ اب کونسی وجہ بنتی ہے کہ سولہ لاکھ کی اجازت کس بنیاد پر ہے آپ کو یاد ہوگا یا نہیں۔ اگر اب یاد نہیں ہے تو بعد میں اس کو بتادیں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): ٹھیک ہے جناب۔

جناب اسپیکر: جی دوسرا سوال شفیق احمد خان صاحب۔

☆975 شفیق احمد خان:

کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی کمپنی پی پی ایل محکمہ معدنیات کے ساتھ چھ سالہ مشترکہ خام لوہے کی مائننگ میں خام لوہے کی ممکنہ مقدار کی پیداوار حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے صوبائی حکومت کو کروڑوں روپے کی ممکنہ رائلٹی سے محروم ہونا پڑا نیز اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ وفاقی کمپنی کے ساتھ خام لوہے کی مائننگ کے اتنے بڑے کاروبار میں محکمہ معدنیات کس مجاز اتھارٹی کی منظوری سے شامل ہوا ہے تفصیل دی جائے؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات):

(الف) خام لوہے کی لیز بی ایم ای اور حکومت بلوچستان کا مشترکہ مہم ہے جوائنٹ ونچر 1974 میں قائم ہوا اس میں حکومت بلوچستان اور پی پی ایل برابر کے حصے دار ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ بی ایم ای خام لوہے کی پیداوار حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ بلکہ انہوں نے نامساعد موسمی حالات کے باوجود چورانوے ہزار ٹن خام لوہا سٹیل میل کو سپلائی کیا ہے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال؟

شفیق احمد خان: جناب! اس میں بات یہ ہے کہ میرا سوال آپ پڑھیں اور اس کا جواب وہ دے رہے ہیں وہ پڑھیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ وفاقی کمپنی PPL چھ سالہ مائننگ میں خام لوہے کی ممکنہ پیداوار

حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے یہ جواب یہ دے رہے ہیں خام لوہے کی لیز P&D کا مشترکہ مہم ہے جوائنٹ ونچر 1974 میں قائم ہوا اس میں حکومت بلوچستان PPL برابر کے شریک ہیں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): یہ تو کہا ہوا ہے۔اس کا سوال تو یہ ہے کہ معدنیات خام لوہے کی ممکنہ مقدار کی پیداوار میں ناکام رہی ہے۔تو ہم نے یہ جواب دیا ہے کہ وہ ناکام نہیں ہے اور خام لوہا نوے ہزار ٹن جو ہے۔۔۔۔

جناب اسپیکر: کدھر لکھا ہوا ہے کہ یہ لیز حکومت بلوچستان کا مشترکہ مہم ہے جوانٹ ونچر 1974 کا مشترکہ ہے حکومت بلوچستان اور پی پی ایل برابر کے شریک ہیں۔سوال کیا ہے جواب کیا ہے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جواب تو میں نے دیا ہے۔

جناب اسپیکر: کدھر ہے؟

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): دیا ہے جزو (الف) کا جو ہے ۔

جناب اسپیکر: آپ پڑھ لیں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): ہاں۔

جناب اسپیکر: دیکھو وہاں جزو (الف) میں ہے کیا یہ درست ہے کہ وفاقی کمپنی مقامی کمپنی پی پی ایل خام لوہے کی مائننگ میں خام لوہے کی ممکنہ پیداوار حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے سوال یہ ہے یہاں پر آپ نے الف میں لکھا ہے کہ خام لوہے کی لیز حکومت بلوچستان کا مشترکہ مہم ہے جو جوانٹ ونچر 1974 میں قائم ہوا اس میں حکومت بلوچستان اور پی پی ایل برابر کے شریک ہیں۔یعنی آپ نے لکھا ہے کہ یہ برابر کے حصہ دار ہیں وہ کہتا ہے کہ سوال کچھ اور ہے۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): پوائنٹ آف آرڈر۔اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت بلوچستان اور پی پی ایل برابر کے حصہ دار ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کی ناکامی میں برابر کے حصہ دار ہیں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): 94 ہزار ٹن خام لوہا۔۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ نہیں اس کا جواب آپ نے چھوڑ دیا ہے۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): جزو ب میں اس کا جواب ہے آپ پڑھیں تو۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: تو یہاں پر غلطی ہوئی ہے جواب جزو الف کا ہے اور ب میں دیا ہوا ہے۔اچھا وہاں جزو ب

کا ہےتو کیا ہے۔ب کا سوال آپ پڑھ لیں۔

شفیق احمد خان: اگر جز و الف کا جواب اثبات میں ہے تو اس سے صوبائی حکومت کو کروڑوں روپے کی ممکنہ رائلٹی سے محروم ہونا پڑا ہے نیز اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کمپنی کے ساتھ اتنے بڑے کاروبار میں محکمہ معدنیات کس مجاز اتھارٹی کی منظوری سے شامل ہوا ہے۔تفصیل دی جائے۔

جناب اسپیکر: اور (ب) میں ہے یہ درست نہیں ہے۔کہ خام لوہے کی اچھا اس نے الف کا جواب ب میں دیا ہے اور الف کا کدھر ہے؟

شفیق احمد خان: پھر جناب! (ب) کا جواب نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: الف کا جواب کدھر ہے سردار صاحب آپ چونکہ بڑے شریف آدمی ہو اس سوال کے جواب سے وہ مطمئن نہیں ہوئے اس سوال کا جواب آپ پھر تحریری طور پر اسمبلی کو دے دیں۔

سردار مسعود خان لونی (وزیر معدنیات): اچھا۔

جناب اسپیکر: اس کو مؤخر کرتے ہیں۔

شفیق احمد خان: اس میں جناب! ایک اور چیز کا اضافہ کرلیں کہ ہمارا اتنا خام لوہا نکل رہا ہے پاکستان اسٹیل مل۔اب شاید وہ مل اب نیلام کردے پتہ نہیں ہے۔94 ہزار ٹن کوئلہ اسٹیل مل کو دیا یہاں سے purchase کیا ہے باقی اسٹیل مل کیوں نہیں purchase کررہی ہے آیا اس سے کسی نے رابطہ کیا ہے؟

جناب اسپیکر: آپ مجھے ذرا سنیں سوال نمبر 975 کے جواب سے ہم مطمئن نہیں ہوئے لہٰذا اس سوال کا جواب دوبارہ اس کو دیا جائے۔

شفیق احمد خان: Thank you

جناب اسپیکر: جمعہ خان بگٹی اپنا سوال دریافت کریں۔

یہاں پر 1084 اور 1085 دونوں نمٹائے جاتے ہیں۔سوال نمبر 1085 محرک موجود نہیں ہے نمٹائی جاتی ہے۔سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆**1010** سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

جنوری2003 تا جون2005 کے دوران صوبہ میں کل کسقدر شراب لائسنس کن افراد کو جاری ہوئے ہیں؟ نیز گزشتہ ڈھائی سالوں میں کتنے شراب لائسنسوں کی تجدید اور کتنے منسوخ کردیئے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے؟

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):

گزارش ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بلوچستان میں از جنوری2003 تا 30 جون 2005 کسی غیر مسلم کو کوئی شراب کا لائسنس جاری نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی کا شراب لائسنس اس دوران منسوخ کیا گیا البتہ محکمہ ہذا کے منظور شدہ شراب کے لائسنس ہر سال پابندی کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ فی لائسنس سالانہ تجدید فیس کی وصولی کے بعد تجدید کئے جاتے ہیں جنکی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد لائسنس
1	ضلع کوئٹہ	10عدد
2	ضلع سبی	01عدد
3	ضلع نصیر آباد	01عدد
4	ضلع جعفر آباد	05عدد
5	ضلع خضدار	01عدد
6	ضلع لسبیلہ	10عدد
7	ضلع گوادر	01عدد

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! اس حوالے سے پہلے بھی میرا سوال آیا تھا اور اس میں سوال کا جواب مکمل نہیں تھا تو دوسرا میں نے لایا ہے اور جناب! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مخلوط حکومت بنتے وقت شق ایک کے حوالے سے کہ جتنے شراب کے لائسنس ہیں ان کو منسوخ کیا جائے گا اور آئندہ کے لئے کوئی پرمٹ یا لائسنس کا اجراء عمل میں نہیں لایا جائے گا۔ ابھی جناب اسپیکر صاحب! آپ دیکھیں اس پر عمل تو کیا لینے کے دینے پڑے اس میں ایسا ہوا ہے کہ پہلے سات ضلع تھے 1955 میں ابھی بارہ ضلعوں میں پرمٹ اور لائسنس ہوئے ہیں اس حکومت کی جو شق نمبر ایک تھی اس کی نفی ہوئی

ہے جناب اسپیکر! اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شق نمبر ایک کی خلاف ورزی کس کھاتے میں ہوئی اور کیا ضرورت پیش آئی۔

جناب اسپیکر: یہ کوئی سوال ہے۔ یہ سپلمینٹری ہے۔ سوال اس طرح ہے کہ کس رول کی شق۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: شق نمبر ایک کی میں تشریح کروں۔ جب آپ اور مسلم لیگ کے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ کوئی لکھا ہوا ہے۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): ایسا کوئی نہیں ہوا ہے جناب!

جناب اسپیکر: آپ کے پاس اس معاہدے کی کاپی ہے وہ دکھا دیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: یہ جناب! اخبار میں آیا تھا۔

جناب اسپیکر: اخبار کو چھوڑ و ایسی چیز دکھاؤ جیسے زیارتوال نے دکھائی تھی۔ وہ چیز ہے آپ کے پاس۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: میں آپ کی بات پر اتفاق کرتا ہوں کیا آپ کا ایم ایم اے کا اور مسلم لیگ کا کوئی تحریر تھا۔ آپ پر مجھے باور ہے حافظ حمد اللہ صاحب کہتے ہیں تھا۔ ہم بھی کہتے ہیں آپ سچ باتوں کو ادھر ادھر نہ کریں۔

جناب اسپیکر : جی

شفیق احمد خان: میں ایم ایم اے کے حضرات سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا وہ شراب بیچنے کے حق میں ہیں یا نہیں؟

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب پہلے جواب دے دیں جی۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر! یہاں جتنے بھی اقلیتی رہتے ہیں ان کو گورنمنٹ نے حقوق دیئے ہیں اس پر ہم انکار نہیں کر سکتے ہیں پہلے بھی وہ قانونی طور پر کورٹ نے ان کو دیئے ہیں کوئی اس قسم کا میرے دفتر میں لیٹر اس دوران نہیں آیا ہے۔ میرے دور میں کوئی license جاری نہیں ہوا ہے جو بھی ہیں وہ سارے پرانے ہیں۔

جناب اسپیکر: یعنی آپ کے خیال میں آپ کے دور میں کوئی license جاری نہیں ہوا ہے۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): بالکل جاری نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: جی گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): اس میں معاوضے کا کیا کام ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ سنیں اس میں منسٹر نے کہا تھا کہ میرے دور میں کوئی license جاری نہیں ہوا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: پرمٹ اور license میں کیا فرق ہے؟

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):: جناب اسپیکر! میں تشریح کرتا ہوں کہ license پورے ضلع میں ہوتا ہے اور پرمٹ وہ ہوتا کہ ہر جو بندہ ہے ہندو ہے یا عیسائی ہے ان کو حق ہے ماہانہ اس کو ملتا ہے اس کے حساب سے وہ شراب لیتا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: پرمٹ اور license میں کوئی فرق نہیں ہے۔

انجینئر بسنت لال گلشن: license وہ ہوتا ہے جو شراب فروخت کرنیوالے کو دیتے ہیں۔ اور پرمٹ وہ ہوتا ہے جو شراب نوشی کرتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے شراب نوشی والوں کی تفصیل بارہ ضلعوں میں دی گئی ہے اور وہاں اقلیت موجود ہیں۔ اور license صرف سات اضلاع میں ہیں۔

جناب اسپیکر: ok بہت اچھے طریقے سے تشریح کی۔ سردار صاحب! جی اگلا سوال۔

☆1042 عبدالمجید خان اچکزئی:

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) گزشتہ ڈھائی سالوں کے دوران محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں کل کتنے افراد بھرتی ہوئے ہیں۔ بھرتی کردہ تمام افراد کی عہدہ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی بدعنوانیوں میں مضمر مذکورہ بھرتیوں میں میرٹ کو نظر انداز کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بھرتیوں کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):

(الف) تفصیل ضخیم ہے۔ لہٰذا اسمبلی لائبریری ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) یہ درست نہیں مذکورہ تمام بھرتیاں محکمانہ سلیکشن کمیٹی کے ذریعے میرٹ پر کی گئیں بھرتیوں سے قبل تمام قانونی تقاضے پورے کیئے گئے۔

(ج) چونکہ تمام بھرتیاں میرٹ پر کی گئی ہیں۔اس لئے اس کی بابت تحقیقات کروانے کا کوئی ارادہ نہیں۔

جناب اسپیکر: جی مجید خان۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! یہ مسئلہ ہماری اسمبلی میں پہلے بھی آچکا ہے یہ کوئی چارسو کے لگ بھگ پوسٹیں ہیں نہ اس میں میرٹ کیا گیا نہ اس میں ضلعوں کا خیال رکھا گیا نہ اس میں بے روزگاری کا خیال رکھا گیا منسٹر صاحب نے اور دو تین منسٹر نے مل بیٹھ کے یہ ساری پوسٹیں تقسیم کی گئیں جناب اسپیکر! اس میں ہمارا یہ بھی اعتراض ہے کہ ان پوسٹوں میں کرپشن بھی ہوئی اس میں میری supplementary یہ ہے کہ کیا یہ پوسٹیں سارے صوبے کی تھیں یا ایک مخصوص ایریا کے لئے تھیں؟

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر! یہ جو بھرتیاں پورے رول اینڈ ریگولیشن کے تحت ہوئی ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے پورے بلوچستان سے لئے گئے ہیں ہر قوم سے لئے گئے ہیں اور ہر طبقے کے لوگ اس میں ہیں ہم نے خود کمیٹی کی نگرانی کی ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! پشین اور قلعہ عبداللہ میں ہائی سکول چاغی سے 20 سال پہلے بنایا ہے ایجوکیشن ہمارا آپ دیکھ لیں کہ ژوب کی کتنی سیٹیں ہیں قلعہ عبداللہ کی کتنی سیٹیں ہیں بلکہ آپ دیکھ لیں کہ پشتون بیلٹ کی کتنی سیٹیں ہیں۔چارسو میں ہمارا حق نہیں بنتا ہے کیا ہم اس صوبے کے رہنے والے نہیں ہیں؟

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر! مجید صاحب جو کہہ رہے ہیں جو بھی ہوا ہے رول کے تحت ہوا ہے اس میں پشتون اور بلوچ کی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ چیئر سے بات کریں۔مجید خان آپ تشریف رکھیں۔جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! اگر اس کو دیکھا جائے ہماری جو منسٹریاں ہیں جن جن کے پاس منسٹری ہے جناب اسپیکر! اس کی منسٹری صوبے کی نہیں اس کے حلقے کی بن جاتی ہے جو کہ غلط ہے یہاں پر جناب اسپیکر! چاغی اب دو ضلع ہو گئے ہیں اس کی آبادی ایک لاکھ ہے اور کوئٹہ کی آبادی 21 لاکھ ہے اس کو ملے ہیں 74 اور چاغی کو ملے ہیں 60 جناب اسپیکر! اسی طرح تربت کو 68 ملے ہیں تربت کی پھر آبادی ہے اور سبی میں صرف سات پوسٹ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ زیارت کو شاید ہو نہ ہو لورالائی میں

صرف 13 پوسٹیں تو جناب والا! یہ توازن ہے جو تقسیم ہوئی ہیں اگر میرٹ ہے تو یہ پوسٹیں کوئٹہ لے جائے گا۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب آپ سن لیں۔ جی رحمت صاحب۔

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر! منسٹر یہ کہہ رہے ہیں کہ جتنی بھرتیاں ہوئی ہیں وہ رول کے تحت ہوئی ہیں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انسپکٹر کی پوسٹ کے آٹھ لاکھ روپے دوسری بات حقدار بندے کو نہیں ملا ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی ثبوت ہے یہ جو الزام لگا رہا ہے۔ اگر یہ ثبوت ہے کہ آٹھ لاکھ بقول اس کے لیکن اس بات پر کمیٹی نے بھرتی کی ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! کہتے ہیں کہ ایک ضلع کے 70 لوگ بھرتی ہوئے ہیں اور ایک ضلع کا ایک بندہ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی آپ تشریف رکھیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جو بندہ یہاں موجود نہیں ہے اور یہاں جواب نہیں دے سکتے چونکہ ڈاکٹر مالک موجود نہیں ہیں منسٹر صاحب کو کہیں کہ انہوں نے ان کا نام لیا ہے کہ ڈاکٹر مالک نے ان کو دیئے ہیں آپ یہ الفاظ حذف کرادیں کیونکہ یہ رول کے تحت مناسب نہیں ہے کہ جو آدمی جواب نہ دے سکیں ان کا نام لیا جائے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب والا! وہ یہ تسلیم کرے کہ کیا ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ آپ لوگ ثابت کریں تو ثابت کرنے کے لئے لوگ بازار میں ہیں وہ آجائیں گے آپ کو گواہی دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب اس بات پر میں کمیٹی نہیں بنا سکتا ہوں کہ فلاں آدمی کو لگایا ہے فلاں کو نہیں لگایا ہے۔ کیونکہ اگر یہ ثبوت ہے کہ بقول اس کے اس نے آٹھ لاکھ روپے لئے ہیں تو کوئی ثبوت ہو اور اس کے لئے تو کمیٹی نے انٹرویو کئے اور یہ اخبار میں آیا ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! اس میں کیا کہیں گے کہ ایک ضلع کے تو ستر لوگ اور ایک ضلع کا ایک بندہ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ تو ہوگا یہ تقریباً ہر منسٹر نے اپنے بندے بھرتی کئے ہیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! آنریبل منسٹر ہمیں بتادیں کہ جب یہ پوسٹ انہوں نے

advertise کی تھیں کل تعداد درخواستوں کی کتنی تھی اور ہر ضلع سے کتنے کتنے لوگوں نے application دی۔

<u>میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن)</u>: فریش سوال لے آئیں اس کا جواب ملے گا۔ یہ جب غلط سوال کرے گا۔

<u>عبدالمجید خان اچکزئی</u>: بابا ہزاروں لوگوں نے درخواستیں دی تھیں۔ جناب! بھرتی وہ لوگ ہوئے جن سے کچھ لیا ہے۔

<u>میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن)</u>: جناب! ایسے غریب آدمی ہیں جن کو میں آپ کے پاس لا کے پیش کروں گا آپ جا کے ان کے گھر دیکھیں جناب! ان کے گھر میں ایک ہزار روپے تک نہیں ملتا ہے ایسے لوگ بھرتی ہوئے ہیں۔ کیا بولتے ہیں آپ۔ کوئی کاروبار نہیں ہے ان کے گھر میں کچھ نہیں ہے یہ ایسے بولتے ہیں کوئی کاروبار نہیں ہے مکران سے اتنے بندے گئے ہیں ۔

<u>رحمت علی بلوچ</u>: جناب! انہوں نے پیسے لئے ہیں۔ مائیک بند۔ (مداخلت) اور جو رول کے تحت آئے ہیں وہ ہم نے لگائے ہیں۔

<u>عبدالمجید خان اچکزئی</u>: یہ غریبوں کے لئے نوکریاں دی ہیں یا یہ میرٹ پر تھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

<u>جناب اسپیکر</u>: جی۔

<u>رحمت علی بلوچ</u>: جناب! ایسے لوگوں کو بھرتی کیا گیا جو انٹرویو میں شامل نہیں تھے۔

<u>میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن)</u>: جناب! یہ بالکل غلط ہے سارے انٹرویو ہوئے ہیں سب انٹرویو میں آئے ہیں سب کچھ ہوا ہے رولز ریگولیشن سب کچھ پورا کر کے ہم نے لگائے ہیں۔

<u>رحمت علی بلوچ</u>: جناب! کوئی رول پورے نہیں کئے ہیں۔

<u>میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن)</u>: جناب! کمیٹی کے سامنے وہ آ کر پیش ہوئے ہیں اور اس کے بعد لگے ہیں۔

<u>رحمت علی بلوچ</u>: جناب! عوام کی حق تلفی ہو رہی ہے ہم اس کے خلاف بولیں گے۔ سودا لگاتے ہیں سودا بازی کرتے ہیں۔

<u>میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن)</u>: جناب اسپیکر! ہم نے بھرتی کئے ہیں ان سے پوچھیں

جب آپ کا دور تھا تو آپ لوگوں نے کتنے بھرتی کئے ہیں اس گورنمنٹ نے بھرتی کئے ۔ جام صاحب کی گورنمنٹ نے لوگوں کو بھرتی کیا ہے نوکریاں دی ہیں ۔

رحمت علی بلوچ: جو حق پر تھے ہم لوگوں نے ان کو بھرتی کیا ہے۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): ہمیں پتہ ہے آپ لوگوں نے اپنے دور میں کس طرح بھرتیاں کی ہیں۔ جناب! ڈاکٹر مالک جب وزیر تھے انہوں نے کیا کیا ہے۔

جناب اسپیکر: نوتیزئی صاحب آپ تشریف رکھیں میں اس کو بٹھاتا ہوں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب! جو آدمی یہاں موجود نہیں ہے اس کا نام لینا اصولاً غلط ہے ڈاکٹر مالک چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں وہ یہاں جواب نہیں دے سکتے تو منسٹر صاحب کو کہیں انہوں نے اس کا نام لیا ہے کہ ڈاکٹر مالک نے دئے ہیں انہوں نے کہا ڈاکٹر مالک نے نوکریاں دی ہیں آپ یہ الفاظ حذف کروادیں کیونکہ یہ رول کے تحت مناسب نہیں ہے کیونکہ جو آدمی یہاں موجود نہیں ہے جو آدمی جواب نہ دے سکے اس کا نام لیا نہ جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! اگر آپ اس کو غور سے دیکھیں گے باتیں جناب! صاف نظر آجاتی ہیں مطلب یہ ہے کہ ایجوکیشن کے لحاظ سے اگر کوئی میرٹ کرتا ہے تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کوئٹہ سب سے زیادہ سیٹیں لے جائے گا اوراس کے بعد ہماری ایجوکیشن کا ہمیں پتہ ہے clear cut بات ہے اور آپ نے بات کہی کہ سارے منسٹر ایسا کرتے ہیں بات یہ ہے کہ میرٹ نہیں ہوئی ہے باقی سفارش پر کسی کے کہنے پر یہ سب کچھ ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ بات آپ کی صحیح ہے لیکن یہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! میرٹ کی بات نہ کریں نہ میرٹ ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب والا! اس معاملے کو وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کے پاس بھیج دیں ان کی کمیٹی سے یہ تحقیقات کروادیں۔

جناب اسپیکر: وہ کیا چیک کرے گی؟

عبدالمجید خان اچکزئی: وہ دیکھے گی سارے چیک کرے گی۔ کہ کتنی application submit ہوئی

ہیں کتنے لڑکے آئے ہیں کتنے لوگوں کو انٹرویو پر بلایا ہے۔جنہوں نے انٹرویو دیئے ہیں ان کی قابلیت دیکھ لے گی۔وہ سب کچھ دیکھ لے گی۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیرا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب! ہزاروں درخواستیں جمع ہوئی ہیں ایک تو نہیں ہے ایک پوسٹ کے لئے ایک سولوگ بھی جمع کرتے ہیں اوراس میں سے تو ایک پوسٹ پر ایک ہی آدمی لگتا ہے سوآدمی تو نہیں لگتے ہیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جتنے لڑکوں نے application submit کی ہے وہ سب ہم حاضر کر دیں گے جن کو انہوں نے نوکریاں دی ہیں ان کے ساتھ ان کا مقابلہ انٹرویو کروادیں۔نااہل لوگوں کو لگایا ہوا ہے۔

رحمت علی بلوچ: جناب! اس پر فوری طور پر کارروائی کریں ہم ثبوت لانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیرا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن): اب ان کو کمیٹی یاد آتی ہے کوئی کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی مولانا واسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب! جس کا آرڈر نہ ہو جائے ظاہر سی بات ہے وہ کہتا ہے کہ میں میرٹ پر ہوں اور میرٹ پر آیا ہوا ہوں کیونکہ جو ڈیپارٹمنٹ کی اپنی کارروائی ہے (مداخلت) یہ نوکری کے لئے جو سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے اس کے مطابق advertisement ہوئی اور پھر اس کے مطابق کمیٹی بنی سب کے انٹرویو ہوئے ہیں پھر انٹرویو کے بعد یہ سلیکشن ہو جائے گا۔اگر یہ ساری کارروائی میں سے کوئی بھی چیز نہ ہوا ہو بے شک کوئی اس پر اعتراض کرلے جب ساری کارروائی مکمل کر کے پھر کسی کا آرڈر ہوا ہے تو جب آٹھ سو بندے ایک پوسٹ پر ہوں تو آٹھ سو بندوں میں سے ایک لگے گا اور باقی 799 بندے رہ جائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو دوستوں کی بات ہے کہ ہر بات پر کمیٹی بنانا۔ میں اس کے حق میں نہیں ہوں اگر سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق ہوا ہے کوئی بھی کارروائی اس کے مطابق نہ ہوئی ہو تو وہ اس کی نشاندہی کردیں اس میں ہم بات کرسکتے ہیں اوراگر ساری کارروائی پوری ہو چکی ہے تو اس کے بعد کہ یہ کیوں ہوا ہے کیوں نہیں ہوا ہے تو جناب اسپیکر! یہ کیوں والی بات کبھی ختم

نہیں ہوسکتی ہے۔

جناب اسپیکر: میں نے یہ کہہ دیا ہے مولانا صاحب۔جی ۔

عبدالمجید خان اچکزئی: ہم سب کی بات نہیں کر رہے ہیں چار سو چودہ لڑکے جو لگے ہیں ان کی بات کر رہے ہیں۔مولانا صاحب کو کیا ہے مولانا صاحب انٹرویو میں بیٹھے ہوئے تھے۔اس کو پتہ تھا کہ کیا ہورہا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جی چار ہزار لڑکوں میں سے سارے تو نہیں ہوجائیں گے صرف دس ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر: جی ۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! مولانا واسع صاحب اُٹھ کر بیٹھ گئے ہیں۔اس میں جناب! بات یہ ہے کہ جو پوسٹیں ہم advertise کرتے ہیں یا یہ جو نام لیتے ہیں میرٹ کا اس کو چھوڑ دیں ایک آدمی کو آپ تربت سے بلواتے ہیں ایک آدمی انٹرویو کے لئے شیرانی سے آتا ہے جناب! آپ سن لیں۔

جناب اسپیکر: آپ کچھ اور کہہ رہے ہیں یہ لوگ کچھ اور کہہ رہے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! میں ٹھیک کہہ رہا ہوں میں اس بات پر آجاتا ہوں ابھی گوادر کا رہنے والا پنجگور کا رہنے والا تربت کا رہنے والا کوئٹہ جب انٹرویو کے لئے آتا ہے وہاں سے شیرانی اور رکھنی سے جو آدمی انٹرویو کے لئے آتا ہے اور یہاں پر پہلے سے بندر بانٹ ہوچکی ہوتی ہے تو جناب! کیا یہ ہم لوگوں کے ساتھ ٹھیک کر رہے ہیں۔چار ہزار جب آپ لوگ بلواتے ہیں اور اس میں چار سو لگاتے ہیں اور اس میں پہلے سے بندر بانٹ ہوچکی ہوتی ہے میری یہ رکوئیسٹ ہے کہ واسع صاحب یا تو میرٹ کرو اگر نہیں کر سکتے ہو تو پھر بولیں ہماری مرضی ہے میرٹ والا بندہ آتا ہے یا نہیں آتا ہے میرٹ جناب! یہاں نہیں ہے اگر میرٹ سے ہوتا ہے تو لوگ میرٹ پر آ بھی جاتے۔اگر آپ میرٹ نہیں کرواسکتے ہیں جناب اسپیکر! تو ہم ایسے ہی رگڑے جائیں گے کچھ بھی نہیں ہوگا۔یہ لا حاصل ہے اور یہ جو صوبے کے کونے کونے سے اور جب ایک آدمی پنجگور سے آتا ہے کتنا بس کا کرایہ دے کر آتا ہے۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہے۔جی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): زیارتوال صاحب! بات یہ ہے کہ اب اس کا کیا معیار ہے زیارتوال صاحب مجھے میرٹ کا معیار بتائے کیا معیار ہے اگر تربت والے یا جن لوگوں کی تعیناتی ہوئی ہے یہ تربت کے نہ ہوں یا پنجگور کے نہ ہوں یا قلعہ سیف اللہ کے نہ ہوں اگر بلوچستان سے باہر کے لوگوں کو انہوں نے لگایا ہے تو یہ غلط ہوا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ تربت پنجگور وغیرہ کے لڑکے یہاں آئے انہیں نہیں لگایا اور ان لڑکوں کو لگایا جو بلوچستان سے ہی تعلق نہیں رکھتے ہیں تو پھر بات ان کی صحیح تھی۔ اگر تعیناتی ان لڑکوں کی ہوئی ہے ان اضلاع سے ہی تعلق رکھتے ہیں جو زیارتوال صاحب بتا رہے ہیں تو اب ان لڑکوں کے لئے کیا معیار رکھ سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ضروری کارروائی پورا کر کے کیا ہے ان کے لئے advertisement ہو جائے ان کی درخواستیں آئیں انٹرویو ہو جائے اور اس کے بعد میرٹ لسٹ بن جائے اب میرٹ لسٹ کی نوبت آتی ہے۔ جناب! جس کی تعیناتی ہوگئی تو وہ دنیا کے سامنے کہتا ہے کہ میں میرٹ پر آیا ہوں (مداخلت) میری عرض سنیں میں آپ کو بتاؤں گا جس کی تعیناتی نہ ہوسکی جس بنیاد پر نہ ہو وہ سب کہتے ہیں کہ میرٹ نظر انداز ہوئی ہے اب میرٹ بنانے کا مجھے بتاؤ اس کا معیار کیا ہوگا یہ کارروائی پوری کرنی پڑے گی۔

عبدالمجید خان اچکزئی: مولانا صاحب! میرٹ کے خلاف ہیں ان کا تو میرٹ PSDP میں ہم لوگوں نے دیکھا ہے سات ارب اس کے تھے ایک کروڑ ہمارے حلقے کے تھے۔ وہ انصاف آپ کا ہم نے دیکھا ہے میرٹ پر آپ نہ بولیں تو ٹھیک ہے ہم نے دیکھا ہے انصاف آپ نے کیسے کیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

رحمت علی بلوچ: جناب! ایک بات اس میں یہ ہے کہ ایک لڑکا اٹھارہ بیس سال یونیورسٹی میں پڑھتا ہے لیکن دوسرا بندہ ایک سرٹیفکیٹ خرید کر آتا ہے پیسوں کے زور پر پوسٹ لیکر جاتا ہے یہ حق تلفی نہیں ہوتی ہے اس میں ایسے بندے بھی ہیں جو سرٹیفکیٹ خرید کر لئے ہیں اور سکولوں کا منہ نہیں دیکھا ہے کالج میں نہیں پڑھے ہیں جو لگائے گئے ہیں۔ غریبوں کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ان کے بندے نہیں لگے ہیں اس لئے یہ کہہ رہے ہیں۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): آپ دکھائیں نہیں آپ میرے پاس بندہ لے آئیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: یہ کہتے ہیں کہ غریبوں کو لگایا ہے میں غریبوں کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب! ان کے بندے نہیں لگے ہیں اس لئے یہ کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اوکے آپ تشریف رکھیں۔

سوال نمبر 1042 پر رولنگ محفوظ کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: جان محمد بلیدی صاحب اپنا سوال دریافت فرمائیں محرک موجود نہیں ہے سوال 1209 نمٹایا جاتا ہے۔

☆1209 جان محمد بلیدی:

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) مالی سال 04-2003 اور 05-2004 کے دوران کل کسقدر شراب پرمٹ جاری کردیے گئے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) شراب پرمٹ کا اجراء کن شرائط کی بنیاد پر ہوتا ہے؟ نیز ان پرمٹوں سے مذکورہ سالوں کے دوران حاصل شدہ آمدنی کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):

(الف) مالی سال 04-2003 اور 05-2004 کے دوران جو شراب پرمٹ جاری کردیئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

گوشوارہ بابت وصولی مد شراب برائے مالی سال 04-2003 اور 05-2004.

نمبر شمار	نام ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	2003-04	2004-05
1	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر iii کوئٹہ	6,4117306	76350694
2	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، سبی	5610426	6360145
3	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، خضدار	43935535	23200851
4	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، تربت	15000	47000
5	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، گوادر	208100	1684720

6	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، لورالائی	413500	1218500
7	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، لسبیلہ	108818478	67867083
8	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، نوشکی	114000	101000
9	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ڈیرہ اللہ یار	29291915	29927033
10	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ڈیرہ مراد جمالی	-	-
11	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، پشین	9500	13000
12	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ژوب	15500	6000
	ٹوٹل	**252549460**	**206776026**

(ب) گوشوارہ بابت جاری کردہ شراب پرمٹ غیر مسلم پاکستانی شہری بلوچستان۔

نمبر شمار	ضلع	2003	2004	2005
1	لسبیلہ	7298	7298	5949
2	کوئٹہ	1236	1505	1556
3	ڈیرہ اللہ یار	1534	1335	2000
4	ڈیرہ مراد جمالی	-	230	-
5	خضدار	1500	1500	224
6	سبی	359	431	698
7	لورالائی	31	30	28
8	نوشکی	239	228	202
9	تربت	-	30	-
10	گوادر	-	63	118
11	پشین	214	19	16
12	ژوب	27	31	12
	ٹوٹل	**12438**	**12700**	**10803**

جناب اسپیکر: جناب! سردار محمد اعظم موسیٰ خیل اپنا سوال دریافت فرمائیں۔

☆**1240** سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع موسیٰ خیل، بارکھان اور کوہلو کے اضلاع میں سفید رنگ کے نایاب قیمتی نسل کے اُونٹ پائے جاتے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اُونٹوں کی ضلع وار تعداد کس قدر ہے نیز ان اُونٹوں کے فروغ کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں تفصیل دی جائے؟

میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) سفید اُونٹوں کی ضلع وار تعداد درج ذیل ہے۔

ضلع	تعداد اونٹ۔
موسیٰ خیل۔	600
کوہلو۔	2548
بارکھان۔	650
کل تعداد	**3798**

وزارت خوراک وزراعت وامور حیوانات (MINFAL) نے اپنے ذیلی ادارہ پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل کے توسط سے بلوچستان کے زرعی تحقیقاتی اداروں بشمول لائیوسٹاک کو مستحکم کرنے کے لئے ایک جامع منصوبہ کے تحت خطیر رقم اس پانچ سالہ منصوبہ پر خرچ کریگی۔ اس منصوبہ میں بڑے جانور (اُونٹ، بیل، گائے) کیلئے سبی کا ادارہ شامل کیا گیا ہے جس میں اُونٹ کی تحقیق اور ترقی پر خاصی توجہ دی جائے گی۔ جو کہ پورے کچھی کے علاقے اور پہاڑی اُونٹ جو کہ بارکھان، کوہلو اور موسیٰ خیل میں پائے جاتے ہیں ان پر خاص توجہ دی جائے گی۔ اور خاص طور پر اُونٹوں کی صحت اور پیداواری عناصر کو ملحوظ خاطر رکھا جائیگا۔ اس منصوبہ کے مکمل ہونے سے مفید معلومات اور اور اُونٹوں کی افزائش اور پیداواری صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

جناب اسپیکر: جی۔ محکمہ لائیوسٹاک کس کا ہے؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: بزنجو صاحب کا ہے۔

جناب اسپیکر: چونکہ بزنجو صاحب وزیر امور پرورش وحیوانات نہیں ہیں سوال نمبر 1240 آئندہ اجلاس کے لئے مؤخر کیا جاتا ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی :: جناب! آغا صاحب نہیں آئے ہیں اور یہ نہیں آئے ہیں۔

جناب اسپیکر: جب ان کی باری آئے تو سنیں تو سہی۔

شفیق احمد خان: جناب! کئی منسٹر نہیں ہیں سب کے سوالات مؤخر کئے جائیں۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب فیصل صاحب آئے ہوئے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! وہ نہیں آئے گا اس دن آپ نے فلور پر یقین دہانی کروائی تھی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! اس دن بھی آپ نے آغا فیصل صاحب کے بارے میں کہا پھر ہم نے ان کو اطلاع بھی دے دی اور پھر آپ کی رولنگ بھی انہوں نے شاید سنی ہوگی لیکن ابھی بھی جب میں نکلا رابطہ کرتا رہا رابطہ نہیں ہو سکا پتہ نہیں کوئی بیماری شاید کوئی شدید ضرورت ان کو پیش آئی ہوگی جب ٹیلی فون پر بھی نہیں ملتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب اسپیکر! جب تک وہ رابطے میں بھی نہیں آ رہا ہے ظاہر بات ہے کہ وہ کسی معاملے میں یا ایمرجنسی طور پر نکلے ہوئے ہیں تو آپ ذرا ان سوالات کو مؤخر کیا جائے یا مجھے اجازت دے دیا جائے تاکہ میں جواب دے دوں قانون تو یہ ہے کہ جب ایک منسٹر نہ ہو تو حکومت کی طرف سے اور منسٹر جواب دے سکتا ہے۔ مجھے اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں جواب دے دونگا۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب احترام کے ساتھ۔ آپ ہمارے محترم ہیں لیکن یہ غلط بیانی سے انہوں نے کام لیا ہے آج اخبار میں آیا ہوا ہے کہ میں نے ڈپٹی اسپیکر سے اجازت لی ہے اور ڈپٹی اسپیکر نے رولنگ دی ہے۔ ڈپٹی اسپیکر وہ بیٹھا ہوا ہے آپ نے رولنگ دی؟

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): میں نے رولنگ نہیں دی ہے۔

جناب اسپیکر: اوکے آپ تشریف رکھیں آپ نے کوئی رولنگ نہیں دی۔ پھر اس دن میں نے ہاؤس میں آپ سے رکویسٹ کی کہ آپ اس کے خلاف کارروائی کریں آپ نے کہا میں انشاءاللہ اس کو حاضر کروں گا اب اس کو پتہ بھی ہے اس دن ادھر تھا پھر میں نے رابطہ کیا سیکرٹریٹ نے رابطہ کیا۔ ان کے ڈیپارٹمنٹ

سے رابطہ کیا ہے لیکن وہ نہیں آ رہا ہے۔آپ تشریف رکھیں یہ ہاؤس ایسے نہیں چلے گا۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! جب تک ہمیں کوئی معلومات نہ ہوں۔ کیونکہ قدوس بزنجو صاحب کے بارے میں پتہ نہیں ہے وہ کس بنیاد پر غیر حاضر ہوئے ہیں لیکن جب معلومات نہ ہوں ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ معاملہ ہاؤس کے حوالے ہے آپ جو بھی فیصلہ کرتے ہیں ہم تیار ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! اس نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں اتنا گڑ بڑ کیا ہوا ہے وہ اس گڑ بڑ کا سامنا ایوان میں نہیں کر سکتے۔اس کی وزارت جناب ختم ہونی چاہئے کوئی اور اس کا ڈیپارٹمنٹ لے لے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! آپ پچھلا ریکارڈ دیکھیں آغا صاحب کے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے کونسے کونسے سوالات پوچھے گئے ہیں اور انہوں نے کس کس کا جواب دیا ہے آپ اس کی ڈٹیلز شیٹ دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: اس پر بہت مجبور ہو کے میں رولنگ دے رہا ہوں۔ جی مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں میں رولنگ دے رہا ہوں۔ جی آپ بات کریں۔

مولانا دُرمحمد بر کانی (وزیر حج و اوقاف): آغا صاحب کی والدہ کی بیماری سارے ساتھیوں کو معلوم ہے اور یہ اس کی مجبوری ہے تو میرا خیال ہے جب یہ بزرگ اس سے سوال کریں تو وہ موجود ہو تو صحیح ہے رولنگ اس طرح ہو کہ یہ سوالات مؤخر کئے جائیں۔

جناب اسپیکر: آپ ڈکٹیشن مجھے نہ دیں۔(مداخلت) آوازیں وہ تو شادی میں گیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

مولانا دُرمحمد بر کانی (وزیر حج و اوقاف): وہ ضرور آئے گا یہ اسکی مجبوری ہے۔

رحمت علی بلوچ: جب اس کے سوالات ہوتے ہیں تو وہ فلور سے غائب ہوتا ہے۔آپ لوگ غلط بیانی نہ کریں۔

مولانا دُرمحمد بر کانی (وزیر حج و اوقاف): کوئی اس کی مجبوری ہوگی۔

جناب اسپیکر: جی۔کوئی کہتا ہے کہ شادی پر ہے کوئی کہتا ہے والدہ بیمار ہے۔اور یہاں اس کا لیٹر آیا ہوا ہے وہ شادی پر گیا ہوا ہے۔(ڈیسک بجائے گئے) میں بہت مجبوری کے عالم میں اور بہت مجبور ہو کر آخر کار یہ کارروائی مجھے کرنی پڑ رہی ہے میں رولنگ دے رہا ہوں۔

رولنگ

ایوان کے مشاہدے میں مسلسل آ رہی ہے کہ محکمہ مواصلات شروع ہی سے سوالات کے جوابات دینے میں مختلف بہانوں سے پس وپیش کر رہا ہے بحیثیت کسٹوڈین ہاؤس میری ذمہ داری بنتی ہے کہ میں اس ایوان کو با احسن طریقے سے چلاؤں اس لئے میرے لئے یہ ضروری ہے کہ میں اسمبلی کی کارروائی چلانے کے لئے مسلسل اور قصداً رکاوٹ ڈالنے کے طرز عمل کی بناء پر منسٹر محکمہ مواصلات و تعمیرات کی رکنیت قاعدہ نمبر 204 کے تحت مورخہ 15 / اپریل 2006 کے اجلاس تک معطل کرتا ہوں (ڈیسک بجائے گئے) اسی طرح قائد ایوان اور سینئر منسٹر سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اس کا سنجیدہ نوٹس لیں اور موصوف کے خلاف تادیبی کارروائی سمیت مورخہ 13 / اپریل 2006 کے اجلاس میں محکمہ مواصلات کے متعلق جوابات کے لئے کسی دیگر منسٹر کو نامزد کریں۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد انور لہڑی (سیکرٹری اسمبلی): محترمہ شمع اسحاق صاحبہ، وزیر برائے سماجی بہبود، جناب فیصل داؤد صاحب وزیر مواصلات، میر عبدالقدوس بزنجو صاحب وزیر امور پرورش حیوانات، جناب کچکول علی صاحب، محمد اکبر مینگل صاحب، جناب اختر حسین لانگو صاحب اور نواب محمد اسلم رئیسانی کی جانب سے آج کے اجلاس کے لئے جبکہ میر عبدالرحمٰن جمالی صاحب وزیر پارلیمانی امور نے نجی مصروفیات کی وجہ سے تا اختتام رواں اجلاس کے باقی ماندہ اجلاسوں سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! آج میں ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں جو کہ آپ کو معلوم ہے جناب اسپیکر! بلوچستان کی صورتحال (مداخلت)

جناب اسپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔ یہ تحریک التواء آئی ہوئی ہے۔ تحریک التواء پر آپ بات کریں۔ مہربانی۔ یہ کارروائی کا حصہ نہیں ہوا۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ کارروائی کا حصہ نہیں ہے میں نے مائیک بند کیا ہوا ہے رحمت علی صاحب میں آپ کو بتا رہا ہوں آپ تشریف رکھیں بغیر اجازت کے نہ بولیں تشریف رکھیں جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جیسا کہ رحمت بلوچ صاحب آپ کو بتا رہے ہیں وہاں سردار صاحب کے گھر میں سردار صاحب خود قومی اسمبلی کا ممبر روءف مینگل۔(مداخلت)

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب اس کی تحریک التواء آئی ہوئی ہے اس پر اس وقت بات کریں۔ (مائیک بند) آپ مشترکہ تحریک التواء نمبر 12 پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! میں واسع صاحب سے آپکے توسط سے request کرتا ہوں کہ وہ حکومت سندھ کے ساتھ رابطہ کرکے کہ یہ جو آپ کارروائی کررہے ہیں قومی اسمبلی کے ممبر ہیں صوبائی اسمبلی کے ممبران ہیں اور ایک صوبے کا وزیراعلیٰ رہ چکے ہیں ان کو سب کچھ کا پتہ ہے تو جناب! ان کو یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ ان کے خلاف اس طریقے سے وہ کررہے ہیں وہ گھر کے اندر محصور ہے اور ان کو کچھ مل بھی نہیں رہا ہے اور باہر سے ان کا وہ لگا ہوا ہے کسی کو باہر چھوڑ بھی نہیں رہے ہیں اتنی سی گزارش تو کرسکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): یہ تحریک آنے سے پہلے رحمت علی صاحب نے بھی اور زیارتوال صاحب نے بھی جناب اسپیکر! ہمارے روز اوّل سے ہی ہے کہ ہم بلوچستان میں اس قسم کی کارروائی کے مخالف ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ اور یہاں کے سیاست دانوں کے ساتھ اور یہاں کی جماعت اور یہاں کے قائدین کیساتھ کوئی ناروا سلوک نہ ہولیکن جناب اسپیکر صاحب! افسوس صد افسوس اس بات پر کہ اب تک یہ لوگ سامنے کس طرح ایوان میں ہو جائیگا کہ یہ خدمت ہے بلوچستان کی کہ وہ ٹاورز کو اڑادیں اور لوگوں کو فاقہ کشی پر مجبور کرلیں اگر یہ خدمت ہو تو خدارا یہ خدمت ہم آگے نہیں کرسکتے ہیں ہم نے بہت کردیا اور بہت ان کے ساتھ دیدیا لیکن اب لوگوں کی خدمت یہ ہے اور جناب اسپیکر! یہ کہ خواہ مخواہ ہر معاملہ جب ایوان میں آجائے اور ان کے ساتھ کردیں کہ ٹھیک ہے یہ کردو یعنی کل تو ہم عوام کے سامنے بھی جوابدہ ہوتے ہیں آپ جاکے پورے بلوچستان کو دیکھیں اگر بلوچستان کے غریب عوام اور ان کے حقوق کے لئے لوگ لڑ رہے ہیں تو ہم بسر چشم ان کے ساتھ ہیں اگر یہی عوام کو فاقہ کشی پر مجبور کرتے ہیں اور ان کی زندگیاں تباہ کرتے ہیں اور ان کے اربوں روپے کے باغات اور ان کے سب کچھ تباہ کرتے ہیں تو جناب اسپیکر! خدارا یہ کونسا حق ہے یہ ایوان میں ہمیں سمجھا دیں اور ہمیں بتا

دیں یہ کوئی حقوق ہیں حقوق کے اس قسم کا طریقہ کار ہوتا ہے۔(مداخلت)

جناب اسپیکر:اس پر ایک تحریک التواء آرہی ہے اس پر پھر آپ لوگ بات کریں ابھی اس نقطے پر کوئی بات نہیں ہوگی۔بات سنیں مجھے تو سنیں پھر آپ کو چھوڑونگا مجھے تو سنیں دیکھو یہ ضروری بحث شروع ہوئی جس پر سوال و جواب تو آئیگا لیکن میں کہتا ہوں اس کی جب اپنی باری آئیگی اس وقت پھر آپ لوگوں کو کھل کر مواقع دیا جائیگا پھر اس پر آپ بات کریں فی الحال زیارتوال صاحب پیش کریں اس کو،آپ کو پہلے میں نے موقع دیدیا۔جی۔

رحمت علی بلوچ: مجھے ذاتی ایک اہم مسئلے پر وضاحت کا دومنٹ موقع اگر آپ دیں۔

جناب اسپیکر: تحریک التواء اگر اس پر نہ ہوتی تو پھر میں آپ کو موقع دیدیتا۔

رحمت علی بلوچ: تحریک التواءنہیں ہے جناب!

جناب اسپیکر: نہیں ہے اس پر فی الحال اس کارروائی کو آگے چلنے دیں بعد میں دونگا پھر آپ کو،جی مسئلہ کیا ہے،نہیں پھر بتادیں کونسے مسئلے کے بارے میں ہاں۔

رحمت علی بلوچ :سر!مسئلہ یہ ہے کہ DCO پنجگور پر حملہ ہوا ہے میں یہی وضاحت کرنا چاہتا ہوں (مائیک بند)لیکن وہاں ایک پارٹی کے ناظم جو گورنمنٹ حمایت یافتہ ہے(مائیک بند)اس نے اپنا جوسفر کیا تھا پانچ لاکھ کاٹی اے،ڈی اے بنایا تھا اور DCO پر Pressure ڈال رہا تھا یہ آپ include کرینگے DCO نے یہی جواب دیا کہ جناب والا!آپ اپنی ڈسٹرکٹ کونسل سے پاس کروائیں یہ پھر بعد میں اس طرح ہوا کہ جام صاحب نے ضلع پنجگور میں hours دیئے تھے جس طرح ضلعی ناظم نے تقسیم کیے پھر جام صاحب نے cancel کیے اسی بات پر ضلعی ناظم نے تین بندوں کو بھیج کر اس بندے کو بے عزت کروایا اور مارا پیٹا اس کے دفتر کے اندر توڑ پھوڑ کیا ٹیلیفون کی تاریں کاٹ دیں ابھی پورے ضلع کے لوگوں میں جو ضلعی ناظم اور پولیس کی ملی بھگت سے جو پولیس نے انہی لوگوں کو پھر اپنی گاڑی میں بیٹھا کر ان کے گھروں تک پہنچادیا لوگوں میں خوف وہراس پھیلا ہوا ہے کہ ضلع کا کوئی administrator جو ایک آفیسر ہے وہ محفوظ نہیں ہے عام لوگوں کی کیا جان و مال محفوظ ہے جناب والا!میں آپ کو اگر مثال دیدوں پچھلے تین سالوں سے ضلع آواران کے ناظم کو نہ ٹی اے،ڈی اے دیا گیا تھا نہ تنخواہ دی گئی تھی نہ فیول دیا گیا تھا لیکن کبھی بھی اس نے ایسی حرکت نہیں کی کیونکہ وہ گورنمنٹ کا

حمایت یافتہ نہیں تھا اس کی میں شدید مذمت کرتا ہوں (مائیک بند)

جناب اسپیکر: آپ کا پوائنٹ نوٹ ہوگیا، ریکارڈ پر آ گیا مہربانی تحریک التواء نمبر 12 جی زیارتوال صاحب، مجید خان صاحب یا سردار محمد اعظم صاحب جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! ہم اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتے ہیں۔تحریک یہ ہے کہ زیارت میں قائداعظم ریذیڈنشل سکول کی بلڈنگ کا افتتاح بلوچستان کے سابق گورنر میاں گل اورنگ زیب صاحب نے کیا تھا اور زیارت ریذیڈنشل سکول پر حکومت نے کروڑوں روپے خرچ کئے تھے صرف ان کے سٹاف کو لگانا تھا لیکن بالا بالا الجحرہ ٹرسٹ نے اتھارٹیوں کے ساتھ طے کیا ہے کہ ہم غریب طلباء کو مفت تعلیم اور خوراک دینگے اس بناء پر انہوں نے کروڑوں روپے سے بہترین بلڈنگ ہتھیائی ہے الجحرہ ٹرسٹ نے سکول سے ان اساتذہ کو نکال دیا ہے جنہوں نے ان کے فرقے کے لئے کام کرنے سے انکار کر دیا ہے اور ساتھ الجحرہ ٹرسٹ نے مکان زمین مالکان سے حکومت کے طے پانے والے معاہدہ کی خلاف ورزی شروع کی ہے اور بچوں کی بھی اپنی فرضی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں جب کہ حکومت تعلیم کی مد میں بہت بڑی رقم خرچ کر کے اب علاقے اور صوبے کے سکول کو فرقے کے حوالے کیا ہے حکومت کا یہ رویہ قابل افسوس ہے۔(اخباری تراشہ منسلک ہے)

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے اور پبلک پراپرٹی پرائیویٹ فرم سے لیکر ریذیڈنشل سکول کی طرز پر انہیں چلائے تاکہ لوگوں کے خدشات ختم ہوسکے۔

جناب اسپیکر: تحریک التواء نمبر 12 پیش ہوئی جی محرکین میں سے اس کی admissibility پر اگر کوئی بات کرنا چاہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: شکریہ جناب اسپیکر! یہ جو تحریک التواء ہے جناب اسپیکر! ہمارے صوبے میں بہت سے ریذیڈنشل کالج بنے ہوئے ہیں اور یہ جو ریذیڈنشل کالج جو پہلے اسکول تھے اب ان کا درجہ کالج تک بڑھا دیا ہے ان کی ایک اچھی کارکردگی ہے جناب اسپیکر! اور وہ یہاں تک کہ لورالائی ریذیڈنشل کالج اور اس کی جو ترتیبات حکومت بلوچستان نے طے کی تھیں ان کے مطابق میرے خیال میں کوئی 98 پرسنٹ سٹوڈنٹ نے فرسٹ ڈویژن لی ہے اس کالج اور اسکول سے اور اسی طریقے سے مستونگ میں

ہے خضدار میں ہے اور دوسرے علاقوں کے جو ریذیڈنشل کالجز تھے اسی طرز پر زیارت میں قائداعظم ریذیڈنشل کالج منظور ہوا تھا جناب اسپیکر! اور زیارت ریذیڈنشل کالج کی منظوری کے بعد جناب اسپیکر! کروڑوں روپے اس کی بلڈنگ پر خرچ کیے گئے جناب اسپیکر! میرے پاس تمام documents موجود ہیں جن لوگوں نے اس اسکول کے لئے زمین دی ہے انہوں نے حکومت بلوچستان اور وہاں کے DCO بورڈ آف ریونیو کے ساتھ طے کیا ہے کہ ہمارے یہ حقوق ہونگے ان کو آپ protect کرینگے اور ہم یہ land آپ کے حوالے کر رہے ہیں تو جناب اسپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ جنہوں نے وہ زمیں ان کو دی انہوں نے ان کی violation کرتے ہوئے class four کی جو ملازمتیں ہیں وہ پنجاب سے لوگ لے آئے ہیں اور ان سے کروا رہے ہیں مقامی لوگوں کو نظر انداز کیا ہے دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! کہ یہ ہمارے کروڑوں کی جو بلڈنگ تھی یہ انہوں نے ایک ٹرسٹ کے حوالے کی ہے اور ٹرسٹ والوں نے یہ کہا ہے کہ ہم بچوں کو مفت تعلیم دینگے جناب اسپیکر! مفت تعلیم تو کجا اب ہوا یہ ہے کہ جو قائداعظم ریذیڈنشل کالج الجحرہ ٹرسٹ کو دیا گیا ہے انہوں نے کام یہی شروع کیا ہے دو سال کے بعد جو ٹیچر لگائے گئے تھے ایک پرنسپل تھا نوشکی کا جناب! ان کو وہ کوئی ستر ہزار روپے تنخواہ دے رہے تھے ان سے انہوں اب مطالبہ کیا تھا کہ آپ ہمارے فرقے کے لئے یہاں کام کرینگے اس نے کہا بھئی میں آیا ہوں اسکول کو چلانے کے لئے اگر میں اسکول میں ڈیوٹی میں فرائض میں legislation میں کوئی غفلت کوتاہی ہے آپ ہمیں بتادیں لیکن میں فرقہ خود نہیں جانتا پہلے خود سیکھنا پڑے گا خود اس فرقے میں جانا پڑے گا پھر بچوں کو یہ میرے لئے مشکل ہے ستر ہزار کی ملازمت سے اس نے استعفیٰ دیکر چلا گیا اور چار ٹیچر تھے جن کو انہوں نے نکال دیا ہے اس بنیاد پر کہ آپ ہمارے لئے کام کرینگے اور اسی طریقے سے کچھ طلباء کو وہاں سے نکالا گیا ہے کہ ہم آپ کو یہ چیز پڑھا رہے ہیں اور آپ اس سے انکار کر رہے ہیں تو جناب اسپیکر! میرا کہنا یہ ہے کہ الجحرہ ٹرسٹ جن کو یہ بلڈنگ دی گئی ہے یہ قائداعظم ریذیڈنشل اسکول ہے جناب اسپیکر! ہم چاہتے یہ ہیں کہ صوبے میں دوسرے اسکولز کو حکومت بلوچستان خود چلا رہی ہے لوگوں سے بھی پیسے لیکر اور ریذیڈنشل accommodation کا بھی انتظام سب کچھ ہے تو جب دوسرے اسکول چل سکتے ہیں تو ہمارا بھی ایک اسکول چل سکتا ہے اور اس میں اب جو انہوں نے دھندے شروع کیے ہیں علاقے میں بہت بڑی بے چینی اس بنیاد پر پائی جاتی ہے اگر آپ دیکھیں گے پیچھے سے اس کا

اشتہار بھی لگا ہوا ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ جو اسکول ہے وہاں شہر میں ہڑتال ہوئی ہے اور لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ اسکول کی بلڈنگ جو ہے ان سے لیکر حکومت بلوچستان اپنے طور پر اس کو چلائیں تو جناب اسپیکر! میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے یہ جو ہماری کروڑوں کی بلڈنگ بنی ہے یہ بلڈنگ ہم فرقوں کو نہیں دے سکتے جناب اسپیکر! یہ بلڈنگ حکومت بلوچستان واسع صاحب بیٹھے ہیں آج منسٹر ایجوکیشن نہیں آئے ہیں ان کا بھی منشاء یہ ہے منسٹر ایجوکیشن کا کہ واقعتاً یہ اس قسم کی ہمیں بھی رپورٹس ہیں ہم اس کو واپس لینا چاہتے ہیں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت جن کا ریذیڈنشل کالجز کا بل بھی آیا تھا اور ہم نے پاس بھی کروادیا ہے اس کے جو رولز ہونگے اس کے تحت ہم ان کو چلائینگے تو اس میں جناب اسپیکر ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ جو بلڈنگ ہے ہاؤس کے اندر جو تحریک التواء میں لے آیا ہوں جناب اسپیکر! یہ بلڈنگ الحجرہ ٹرسٹ سے لیکر جن بچوں کو اب تک داخلہ دیا گیا ہے اس کے بعد داخل ریذیڈنشل ماڈل اسکول یا کالجز جو بھی ہے اس کی بنیاد پر اس کو چلائیں اور لڑکے اس وقت داخل ہیں یہ داخل رہیں۔

<u>جناب اسپیکر:</u> زیارتوال صاحب آپ نے مکمل بحث کی خدا کے لئے اس کی admissibility پر آپ بات کرتے کہ اس کو بحث کے لئے منظور کرتے ہاؤس کو آپ کو conveyance کرتے آپ نے تو بحث مکمل کی۔ جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

<u>مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر):</u> جناب! ایوان کے سامنے اس کے فائدے بتائے کہ یہ یہ فائدے ہیں ان فائدوں کی بنیاد پر ہم نے ٹرسٹ کے حوالے کردیا اگر اس میں کوئی فائدہ نہ ہو کوئی ذاتی کسی ٹرسٹ کو یا کسی ادارے کو کیونکہ اگر بنی ہوئی بلڈنگ مجھے حوالہ ہو پھر زیارت قسم کے کون نہیں دیتے ہیں میں بھی لینے کے لیے تیار ہوں ذاتی دلچسپی کی بنیاد پر اور بزنس کی بنیاد پر کوئی اس طریقے کی بنیاد پر کوئی لینا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر میری حکومت کی بنیاد سے ہم آپ سے یہی request کرتے ہیں کہ کمیٹی بنانے کے لیے تیار ہے کہ اس کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تیار ہو اور پوری طور پر ایوان کے سامنے اسکے فائدے اور نقصان کی رپورٹ پیش کردیں میرے خیال میں بہتر یہی ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> تو اس پر آپ زور نہیں دیں گے انکی یقین دہانی پر کہ وہ کمیٹی بنائیں گے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:</u> جناب اسپیکر صاحب! اس سے پہلے میں نے کہا بھی تھا وہ یہ ہے کہ وہاں کے مقامی لوگوں کے ہیں اس کے علاوہ وہاں پر زمین نہیں ہے 180 ایکڑ زمین انہوں نے دی ہے اور وہ

جو ملازمین ابھی لے آئے ہیں اس کو تو فوری طور پر وہاں سے ختم کر دیا اور وزیر موصوف صاحب آ گئے ہیں وہ بھی اس کی حمایت میں ہے بلکہ مولانا نور محمد صاحب جس کا اسی ضلع سے تعلق ہے۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب مولانا واسع صاحب نے اس کی حمایت کر دی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب! مولانا صاحب نے کہہ دیا کہ کمیٹی بنائیں گے لیکن بات یہ ہے کہ جو تحریک التواء ہے جناب! اس پر آپ کی طرف سے یہ رولنگ ہو کہ کمیٹی بنے اور وہ بلڈنگ ان سے لیکر با قاعدہ جس ریذیڈنشل کالج جس طریقے سے ہم چلا رہے ہیں یہ قائد اعظم ریزیڈنشل کالج کو بھی اس طریقے سے ان کو بھی چلائیں اس کے لیے بل بھی پاس ہوا ہے قانون دیا گیا ہے سب کچھ موجود ہے جناب! بڑی گڑ بڑیشن ہو رہی ہے اس علاقے میں مولانا صاحب کو پتہ ہے سب اس کو جانتے ہیں۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب کمیٹی اسی لیے بنے گی کہ وہ جا کر موقع پر سب کچھ دیکھیں کہ کیا کیا ہو رہا ہے کیا ہوا ہے اس وقت آپ اسکو بتا دیں۔

عبدا لرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ :جناب اسپیکر! اس پر ایسی کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس سے پورا house مطمئن ہو جائے اور ایک مہینے کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جب حکومت کی خواہش ہے اپوزیشن کی خواہش ہے تو منسٹر ایجوکیشن کو سنتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر! ایک یہ ہے کہ مخصوص مصلحت کے تحت اس ریذیڈنشل کو کالج کو چلایا جا رہا ہے تو میں بھی اسی کی حمایت میں ہوں کہ کمیٹی تشکیل دی جائے اور وہ ایوان کے سامنے اپنی صحیح رپورٹ پیش کرے مہربانی۔

جناب اسپیکر: جی مولانا نور محمد صاحب آپ فرمائیں۔

مولانا نور محمد (وزیر خوراک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب اسپیکر! میں مولانا واسع صاحب کی تائید کر رہا ہوں جس کو زیارتوال صاحب نے پیش کیا یہ واقعی اسی طرح ہے اور بالکل ہے اور اس کے علاوہ وہاں پر دو ٹیوب ویل ہم نے زیارت شہر کے لیے کھدائی کیا ہوا ہے وہ بالکل بنا ہوا ہے اس پر ان لوگوں نے قبضہ کر لیا ہے تو ناجائز قبضہ انہوں نے کیا ہے آپ مہربانی کر کے جیسا کہ واسع صاحب نے کہا ہے اسی طرح کمیٹی بنا دیں تاکہ اس سے ہماری جان چھوٹ جائے مہربانی۔

جناب اسپیکر: اس تحریک التواء کے حوالے سے صدیقی صاحب کی سربراہی میں کمیٹی ہوگی تو ممبر مزید اس کمیٹی کے ارکان ہونگے تو ایک اپوزیشن سے اور ایک حکومت سے آپ لے لیں ٹھیک ہے اپوزیشن کی طرف سے زیارتوال صاحب اور حکومت کی جانب سے مولوی نور محمد صاحب ہونگے اور کمیٹی کو ایک مہینے کے اندر اپنی رپورٹ دینی ہے۔ اب جناب کچکول علی ایڈووکیٹ جناب رحمت علی بلوچ میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التواء نمبر 14 پیش کریں۔

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر! ہم اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتے ہیں۔ تحریک یہ ہے کہ محکمہ ایجوکیشن جاپان پراجیکٹ بارے مڈل اسکولز میں جو بھرتیاں کی جارہی ہیں وہ ضابطہ اور قاعدہ اور میرٹ کے برخلاف ہیں۔ پنجگور میں سات پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دیا گیا تھا۔ اور ان تمام اسکولوں میں ضلع ناظم کے رشتہ داروں اور ہمدردوں کی تقرریاں کی جارہی ہیں۔ وہ بھی محض ایک ہی یونین کونسل کلگ امیدواروں کو لیے جارہے ہیں حالانکہ یونین کونسل کیل کوب جو کہ پنجگور شہر سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ان تمام اسکولوں میں بھی ان امیدواروں کو تقرر کرنا اور ان یونین کونسل کے امیدواروں کو جان بوجھ کران کے علاقوں کی اسامیوں سے محروم کرنا اور بعد میں دوسری یونین کونسل کے امیدوار جب سے محروم کرنا اور بعد میں دوسری یونین کونسل کے امیدوار جب پوسٹ گئے اور وہاں ڈیوٹی پر جانے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوتے ہیں اور پھر بعد میں اپنے اثر ورسوخ سے اپنا ٹرانسفر کرواکر پھر دور دراز اسکول بند ہونے کے خدشات زیادہ ہونگے اور اسکول نہیں چلیں گے کیونکہ خواتین چار یا پانچ میل کی مسافت دیہاتوں میں نہیں جاسکتی ہیں نیز وہ امیدوار جنہوں نے تحریری امتحان اچھے نمبروں سے پاس کر چکے تھے اور ان کا تعلق اسی یونین کونسل اور حلقے سے تھا ان سب کو جان بوجھ کر ضلع ناظم اور EDO کی ملی بھگت سے زبانی امتحان میں کم نمبر دے کر تاکہ ان کے ہمدرد کامیاب قرار پاسکیں۔ واضح رہے کہ سلیکشن کمیٹی کے دو ممبران زبانی امتحان میں موجود نہیں تھے۔ اس کے باوجود ایسے ممبران کمیٹی میں شامل کردیئے گئے جو کہ سرے سے ممبر ہی نہین تھے یہ تقرریاں بغیر میرٹ اور غیر قانونی ہورہی ہیں ان کو منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ اس حوالے سے سیکرٹری ایجوکیشن اور وزیر تعلیم کو گوش گزار کیا تھا کہ دور دراز علاقوں کے لوگوں کو زیادہ ترجیحی بنیادوں پر لے لیا جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کی احساس محرومی ختم ہوسکے اور دور دراز علاقوں کے اسکول صحیح معنوں میں چل سکیں۔ اس طرح کے

غیر قانونی تقرریوں سے نہ صرف ایک یونین کونسل کے لوگوں کو بلکہ اسکولوں کی پوسٹوں پر تعینات کرنے سے ان علاقوں کے لوگوں میں ایک تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔ تاکہ تمام غیر قانونی تعیناتیوں کو روک سکیں۔

جناب اسپیکر: تحریک التواء پیش ہوئی رحمت علی بلوچ صاحب آپ اسکی admissibility پر بولیں لیکن مختصر مہربانی۔

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس پر بولنے کا موقع دیا اصل بات یہ ہے کہ سب سے پہلے میں یہ بتا تا چلوں کہ وزیر تعلیم موصوف بیٹھے ہوئے ہیں میرے حلقے میں بوائز پرائمری اسکول ہے تقریباً 35 سے 40 اسکول بند پڑے ہیں یعنی مارچ کے مہینے میں جب اسکول کھلتے ہیں تو وہاں کے جتنے بھی ٹیچرز تعینات ہیں وہ جا کر تالا لگا کر اور پھر چھٹیوں تک رزلٹ بنا کر لاتے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ پورے بلوچستان میں جو بیری فری ایریا ہے ان میں یہ دردسر بنا ہے کہ ٹیچر ڈیوٹی دینے کے لیے تیار نہیں ہیں وہ اس حد تک کہ ایک یونین کونسل سے دوسری یونین میں جو کہ اس کے قریب ہے وہاں جانے کے لیے تیار نہیں ہیں جناب اسپیکر صاحب! دور دراز علاقے ہیں خاص طور پر جو کہ میرا constituency سے ہے وہ شہر سے باہر ہے جس طرح یونین کونسل کلکور ہے وہ شہر سے 120 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور پھرون صرف 90 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یونین کونسل گچک 90 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے تو اس مسئلے پر یہ اہم مسئلہ ہے کہ ابھی جو مڈل پراجیکٹ میں جاپان مڈل پراجیکٹ میں جو پرائمری اسکول اَپ گریڈ ہوئے تھے ان میں ضلع پنجگور میں سات اسکول اَپ گریڈ ہوئے تھے مڈل لیول تک لیکن اس میں سے ایک گرلز مڈل اسکول یونین کونسل کلکور میں ہے ایک یونین کونسل کلگ میں ہے جو شہر سے دور ہے باقی شہر کے اندر ہیں لیکن حالیہ جو انٹرویو اور جو ٹیسٹ ہوئے تھے written ٹیسٹ میں جتنے امیدواروں نے حصہ لیا ان میں سے سب سے پہلے اس طرح ہوا کہ EDO نے ایسے امیدواروں کے نام اپنے قلم سے کاٹے تھے ان لسٹ میں ان بیچاروں کو بیٹھنے نہیں دیا گیا جنہوں نے written ٹیسٹ دیئے تھے تو جناب والا! اس میں لوگوں نے شور شرابا کیا پھر لوگوں کی تسلی کے لیے ان کو پیپر دیا گیا کہ ٹھیک ہے شامل کر دیا لیکن پھر جب پیپر بورڈ میں بھیج دیئے تو ان کے پیپر بھی نکال دیئے گئے پھر بعد میں جب written ٹیسٹ کا رزلٹ آیا تو وہ لوگ پاس ہو گئے تھے جو یونین کونسل کلکور کے

لوگ تھے ان لوگوں نے بی ایڈ بھی کیا تھا وہی فیمیل نے یا یونیورسٹی میں ان لوگوں نے پڑھا ہے ایم اے بھی کیا ہے لیکن ابھی یونین کونسل کلکور ایک سو بیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے جناب والا ! میرا question ہے کہ میل ٹیچر دس کلومیٹر کے فاصلے پر نہیں جاتے ہیں تو فیمیل ٹیچر ایک دیہات میں جاتی ہیں تو ان کی رہائش کا مسئلہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ اسکو پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ علاقہ کس طرح ہے اور وہاں فیمیل اکیلی کیسے جاسکتی ہیں وہاں پر ڈیوٹی نہیں دی جاسکتی ہیں تو اس حوالے سے جو کمیٹی بنائی گئی ہے زبانی ٹیسٹ کے لیے کمیٹی جب پنجگور پہنچ گئی تو کمیٹی کے دو ممبران موجود نہیں تھے جناب اسپیکر! یعنی آپ کا مقصد ہے کہ یہ بہت ہی ضروری ہے اس کو بحث کے لیے منظور کریں یہ بات ہم کر رہے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>:ok رحمت علی صاحب تشریف رکھیں۔

<u>رحمت علی بلوچ</u>: جناب والا! میں نے اپنی بات پوری نہیں کی ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: آپ نے اس پر مکمل بحث کی۔

<u>رحمت علی بلوچ</u>: سر! مکمل بحث نہیں کی۔

<u>جناب اسپیکر</u>: رحمت علی صاحب! یہ بحث کے لیے منظور نہیں ہوئی ہے آپ مجھے ایک چیز کا جواب دے دیں یہ لوگ دیکھ رہے ہیں یہ لوگ ہمارے بارے میں کیا سمجھیں گے کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں 10 منٹ سے آپ بحث کر رہے ہیں حالانکہ آپ اسکی admissibility پر بات کریں۔

<u>رحمت علی بلوچ</u>: جناب! میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی؟

<u>جناب اسپیکر</u>: نہیں آپ اس پر بحث نہیں کریں اس کی admissibility پر بات کریں آپ میری بات کو سمجھیں کہ یہ بحث کے لیے منظور کریں تو تحریک التواء کا یہی مقصد ہے کہ بحث کے لیے منظور ہو جائے ابھی تک تو بحث کے لیے منظور نہیں ہوئی ہے۔

<u>رحمت علی بلوچ</u>: جناب اسپیکر صاحب! سات اسکولوں میں صرف اور صرف ایک یونین کونسل کے لوگ بھرتی ہوئے ہیں لسٹ میرے پاس ہے آپ دیکھ لیں جو اس کے رشتہ دار ہیں چار بندے اکھٹے ہیں چاروں کو 61-61 نمبر دیئے ہیں آیا یہ قلم صرف 61 کے علاوہ اور کچھ نہیں لکھتا ہے پھر اس کے بعد پانچواں جو اس کا رشتہ دار ہے دو کو 60-60 دیئے ہیں باقی جو علاقوں کے حق دار ہیں انہیں زبانی ٹیسٹ میں ملی بھگت کر کے لوگوں کو جان بوجھ کر کم نمبر دیئے گئے اور ایک ہی یونین کونسل کے لوگوں کے سات

اسکولوں پر مسلط کیا گیا ہے جس کی وجہ سے علاقے کے لوگ احتجاج کررہے ہیں سارے اخباری cutings لگی ہوئی ہیں ایک اہم مسئلہ ہے۔

میر سلیم احمد کھوسہ:point of orderجناب اسپیکر! جس طرح رحمت صاحب کہہ رہے ہیں ہمارے علاقے جعفرآباد میں بھی کینسل کردیا گیا تھا جس طرح رحمت صاحب کے علاقے میں بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اسی طرح ہمارے علاقے میں بھی ہوئی ہیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: کھوسہ صاحب! جب بحث کے لیے منظور ہو تو اس میں آپ مکمل حصہ لے لیں رحمت صاحب آپ نے آخر نہ ہم سے نہ ہاؤس سے request کی کہ یہ بحث کے لیے منظور کی جائے اہم معاملہ ہے جی صدیقی صاحب آپ فرمائیں۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب! جہاں تک رحمت علی صاحب کے خدشات ہیں میں نے ایک حد تک کوشش کی ہے کہ میل کی بنیاد پر ٹیسٹ انٹرویو کرلیں اسی لیے ہم نے بورڈ سے پرچے بنوا دیئے تھے امتحان بورڈ نے لیا تھا جس وقت پرچہ ہوا اسی وقت اس نے کوڈ نمبر لگا دیا تا کہ کسی اور کو پتہ نہ چلے کہ یہ رول نمبر کس کی ہے تو اسی وقت کوڈ نمبر لگا تھا کسی بھی کوڈ کا پتہ نہیں چلے گا کہ اس بندے کا کونسا رول نمبر اور کونسا پرچہ ہے ٹیسٹ میں جو لوگ پاس ہوئے تو اسی کے مطابق ہم نے انٹرویو کیا تھا پھر جو لوگ انٹرویو لے رہے تھے ان کو۔

جناب اسپیکر: صدیقی صاحب! آپ صرف اتنا بتا دیں کہ اس کو بحث کے لیے منظور ہونا چاہیے یا نہیں بحث نہیں کرنی چاہیے اس نے بھی غلط کیا آپ بھی غلط کررہے ہیں۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر! میں صرف دومنٹ لینا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی مختصر بولیں۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر! پھر اسکے بعد جن لوگوں سے ہم نے انٹرویو کروائے تو ان کو اس بچے کا اس کے رول نمبر کا کوئی پتہ نہیں ظاہر ہے اتفاقاً بھی 61 نمبر آسکتے ہیں جب کہ ان کو یہ پتہ نہیں کہ اس بندے نے کتنے نمبر لیے تا کہ وہ نمبر دیکھیں وہ 61 بن جائے اب جہاں ایک ہی یونین کونسل کی بات ہے میں نے کابینہ کے سامنے یہ بات رکھ دی کہ ٹیسٹ انٹرویو ہم یونین کونسل وائز رکھیں گے تو کورٹ نے اسے واپس مسترد کیا کہ یہ کوئی رولز نہیں ہیں نہ کسی رولز میں ہے آپ یونین کونسل کی بنیاد پر

ٹیسٹ انٹرویو رکھ لیں اب اگر ایک یونین کونسل سے سارے آ جاتے ہیں تو ہمارا کیا قصور ہے چونکہ اسے کورٹ نے مسترد کیا ہوا ہے پھر اسی دن کچکول علی صاحب خود میرے office آئے اس نے یہ کہا تھا کہ ٹیسٹ انٹرویو میں ایک بندہ بٹھا دیں میں نے اسی وقت اس کے کہنے پر ماڈل ہائی اسکول کا پرنسپل ٹیسٹ انٹرویو میں بٹھا لیا تا کہ ان کے خدشات دور ہو جائیں یہاں تک میں نے ان کے ساتھ تعاون کیا اب بھی اگر ان کو کوئی شکایات ہیں اور ٹیسٹ انٹرویو بار بار ملتوی کرتے رہیں گے ہمارے سارے اسکول بند ہو جائیں گے، جناب اسپیکر صاحب! مہربانی۔

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! point of order میری تجویز ہے کہ یہ تحریک التواء بحث کے لیے منظور کریں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک التواء نمبر 14 بحث کے لیے منظور کی جائے؟ (مشترکہ تحریک التواء نمبر 14 کو زیادہ اراکین کی حمایت حاصل نہیں ہوئی لہٰذا یہ نامنظور کی جاتی ہے)

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! میں بلوچستان نیشنل پارٹی کے سینئر ممبر اور سینیٹر ثناء بلوچ کو آج کی کارروائی دیکھنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آج جمعہ ہے اور سوا ایک بجے جمعہ کی نماز ہے میرے خیال میں آج کی باقی ماندہ کارروائی مورخہ 10/اپریل کے اجلاس کے لیے ملتوی کی جاتی ہے اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 10/اپریل 2006 بروز سوموار صبح 10 بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 43 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

(زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ)

اجلاس منعقدہ 7/اپریل 2006 بمطابق ۸ ربیع الاوّل 1427 ہجری بروز جمعہ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	وقفہ سوالات۔	۱
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۳۹
۴	مشترکہ تحریک التوا نمبر ۱۲ منجانب سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔	۴۲
۵	مشترکہ تحریک التوا نمبر ۱۴ منجانب رحمت علی بلوچ۔	۴۶